صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز **جمعة المبارک** مورخہ 28 دسمبر 2018ء بمطابق 20 ربیع الثانی 1440 ہجری صبح گیارہ بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔
اَلْقَارِعَةُ o مَا الْقَارِعَةُ o وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ o یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ o وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ o فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ o فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ o وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ o فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ o وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ o نَارٌ حَامِیَةٌ۔

(ترجمہ): عظیم حادثہ!۔ کیا ہے وہ عظیم حادثہ؟۔ تم کیا جانو کہ وہ عظیم حادثہ کیا ہے؟۔ وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح۔ اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اون کی طرح ہوں گے۔ پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔ وہ دل پسند عیش میں ہو گا۔ اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔ اس کی جائے قرار گہری کھائی ہو گی۔ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ کیا چیز ہے؟۔ بھڑکتی ہوئی آگ۔ **وآخرُ الدعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔**

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور'، کوئسچن نمبر395، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 395 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر امداد، بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پچھلے پانچ سال میں محکمہ ہذا میں بغیر اشتہار کے سکیل 1 تا 18 کے مستقل و غیر مستقل افراد غیر قانونی طریقے سے بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بھرتی شدہ افراد کے نام، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، عہدہ، سکیل اور تنخواہ کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) یہ درست نہیں ہے۔

(ب) کوئی نہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو جناب سپیکر! میں صرف اتنا گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو محکمہ نے مجھے جواب دیا ہے کہ جی نہیں، میں نے تو پوچھا تھا کہ سکیل ایک تا 18 میں جتنے افراد بھرتی ہوئے، تو کیا ان پانچ سالوں میں کوئی بھی کلاس فور ہو یا کوئی بھی ہو، جو اس پوسٹ پر پانچ سال میں کوئی بھرتی نہیں کی گئی؟ جو صرف جواب دیا ہے کہ جی نہیں، کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

Mr. Speaker: Law Minister, to respond, please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ آنریبل ممبر کا، انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ پانچ سال میں ریلیف اینڈ ری ہیبلیٹیشن کا جو محکمہ ہے، اس میں بغیر اشتہارات کے اگر کوئی بھرتی غیر قانونی طریقے سے کی گئی ہے تو محکمے کا جواب آیا ہے کہ نہیں، ایسی نہ غیر قانونی بھرتی ہوئی ہے اور نہ اشتہار کے بغیر ہوئی ہے، جواب تو بالکل کلیئر ہے جی، اگر میڈم کے پاس Specific کوئی ایسی چیز ہے جو ہمارے نالج میں لاسکتی ہیں، کیونکہ محکمہ نے تو بڑا کلیئر کہا ہے کہ ہم نے قانونی طور پر بھی کیا ہے اور سارے پروسیجر کو ہم نے Follow کیا ہے، اگر Specific کوئی وہ ہے تو وہ Provide کر دیں، ہے بھی نہیں ان شاء اللہ لیکن اگر ہے تو We will take action over that۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: زه جي منسټر صاحب نه دا تپوس کول غواړم چې کوم اشتهارات یا څومره بهرتی شوې ده نو پکار دا ده چې د هغې ډیټیل راکړے شوې وے، دوئ خو ډیر لکه هغه ځان ئې خلاص کړے دے، نو ما وئیل چې پکار دا وه چې دوئ خو لږ ډیټیل ورکړې وے کنه، نور زه په دې باندې ډیر ډسکشن نشم کولې او نه کول غواړم، I thinkچې بس زه مطمئنه یم د دې جواب نه۔

جناب سپیکر: محکمے نے کوئسچن کے مطابق جواب درست دیا ہے، اگر انہیں Furthermore کوئی چیز چاہیئے تو آپ اس کے لئے الگ کوئسچن لے آئیں۔ Question No. 410, Mehmood Ahmad Khan Sahib, not present, lapsed. Question No. 399, Mehmood Ahmad Khan Sahib, not present, lapsed. Question No. 409, Miss Shagufta Malik Sahiba.

* 409 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ آیایہ درست ہے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ میں مستقل وغیر مستقل افراد بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف)کا جواب اثبات میں ہو تومذکورہ عرصہ کے دوران گریڈ ایک سے لیکر سترہ تک کے بھرتی ملازمین کی تفصیل بمعہ اخباری اشتہار، ٹسٹ انٹرویو اور متعلقہ افراد کے تعلیمی اسناد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(وزیراعلیٰ): (الف) جی ہاں، گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ میں بھرتی کی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ ایک سے لیکر سترہ تک بھرتی شدہ ملازمین کی کل تعداد تیرہ سو بتیس ہے جس میں چیف انجینئر نارتھ اوراس کے ساتھ Attached دفاتر میں تین سو اٹھانوے بھرتیاں ہوئی ہیں جبکہ چیف انجینئر ساؤتھ اور اس کے Attached دفاتر میں نو سو چونتیس بھرتیاں ہوئی ہیں اور ڈی جی سمال ڈیمز میں ایک بھرتی ہوئی ہے، مزید برآں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے، مندرجہ بالا وضاحت ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ شگفتہ ملک: کوئسچن نمبر409 اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔

جناب سپیکر: آبپاشی۔

محترمہ شگفتہ ملک: اس میں سر! میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ ہیں، میں ان کو Appreciate کروں گی کہ فرسٹ ٹائم جو جواب مجھے ملا ہے، تو میں اس سے Satisfied ہوں کیونکہ جتنی ڈیٹیل سے مجھے جواب دیا گیا ہے، میرے خیال میں اگر تمام ڈیپارٹمنٹ اسی طریقے سے کام کریں تو مجھے اور ہم سب پارلیمنٹیرینز کو خوشی ہو گی، میں مطمئن ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 430, Mian Nisar Gul Sahib, not present, lapsed. Question No. 448, Sahibzada Sanaullah Sahib, not present, lapsed. Question No. 442, Sahibzada Sanaullah Sahib, not present, lapsed. Question No. 481, Khushdil Khan Advocate Sahib.

* 481 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ حکومت میں Development activities in militancy hit area of Koh-e-daman, previously PK-70 Peshawar کے نام پر پراجیکٹ منظور ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ پراجیکٹ میں زراعت کی مد میں کتنی رقم /فنڈ مختص کیا گیا تھا، تفصیل بمعہ دستاویزات /رسید کے ساتھ فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ رقم کہاں کہاں اور کونسے اوزار خریدنے میں خرچ ہوئی، نیز کتنی تعداد میں کس قسم کی کھاد خریدی گئی اور کس قسم کی سبزیوں کے بیج خریدے گئے؛

(iii) کن کن کاشتکاروں /زمینداروں میں کس طریقہ کار کے تحت تقسیم کی گئی، کاشتکاروں کے نام ولدیت، پتہ اور شناختی کارڈ کی کاپی بمعہ کوائف فراہم کئے جائیں؛

(iv) مذکورہ بالا اشیاء خریدنے کے لئے ٹینڈر ہوئے ہیں، ٹینڈر کی تفصیل بمعہ ٹھیکیدار کے کوائف فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری و امداد باہمی) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):

(الف) جی ہاں، PK-70 (سابقہ PK-10) Development activities in militancy

hit area of Koh-e-Daman کے نام سے پراجیکٹ منظور ہوا تھا جو کہ Special (SDU) Development Unit کا تھا۔

(i) اس پراجیکٹ میں درج ذیل رقومات مختص کی گئی تھیں، مذکورہ پراجیکٹ پر 2014-15 کے دوران 13.970 ملین منظور ہوئے تھے جبکہ اسی سال کے دوران ٹوٹل خرچہ 5.99 ملین تھا، باقی رقم Surrender کی گئی تھی۔ بجٹ کاپی Expenditure statement اور Excess/Saving لف ہے، 2015-16 کے دوران پراجیکٹ میں 51.14 ملین روپے منظور ہوئے تھے جبکہ اسی سال کے دوران ٹوٹل خرچہ 51.139 ملین ہوا تھا۔ بجٹ کاپی، خرچہ اور Excess/Saving کاپی منسلک ہے۔

(ii) خریداری کی لسٹ اور بلز لف ہیں۔

(iii) تمام ریکارڈ متعلقہ سرکل زراعت آفیسر کے پاس محفوظ ہے۔ چونکہ یہ ریکارڈ بہت زیادہ ہے۔ لہذا تمام ریکارڈ پیش کرنا مشکل ہے، البتہ اس کو کسی بھی وقت چیک کیا جاسکتا ہے۔

(iv) تمام اشیاء کے ٹینڈرز اور ٹھیکیداری کوائف لف ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! اس کوئسچن کے جواب سے میں بالکل مطمئن نہیں ہوں اور سر! آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ Development activities in military hit area کے لئے آٹھ سو اسی ملین منظور ہو چکے تھے جس میں ایک Component ہماری ایگریکلچر کے لئے بھی تھا، سر! آپ ملاحظہ فرمائیں انہوں نے جو جواب دیا ہے، کوئی انہوں نے تفصیل یا انکے ساتھ جو مطلب ہے The credible documents have not been attached with the answer آپ ملاحظہ فرمائیں، یہ کہتے ہیں کہ اس پراجیکٹ میں درج ذیل رقومات مختص کی گئی تھیں، مذکورہ پراجیکٹ میں 2014-15 کے دوران 13.97 ملین منظور ہوئے تھے جبکہ اسی سال کے دوران ٹوٹل خرچہ 5.9 ملین تھا، باقی رقم Surrender کی گئی تھی، بجٹ کاپی اسٹیٹمنٹ لف ہے، اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہے۔ اب ہمیں کس طرح یہ اندازہ ہوگا کہ واقعی یہ جو جواب دے رہا ہے This should be based on the documents اور ہم نے ڈاکیومنٹس بھی مانگے ہیں اور یہ میرا سوال ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ میں کتنی رقم/فنڈز زراعت کی مد میں مختص کیا گیا تھا، تفصیل بمعہ دستاویزات ورسید کے ساتھ فراہم کی جائے؟ تو

انہوں نے اس کے ساتھ کوئی تفصیل یا رسید پیش نہیں کیا ہے، تو ہم کس طرح اس سے مطمئن ہو سکتے ہیں؟اور سر! آپ کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں یہ سر! سوچ کی بات ہے کہ اتنی کرپشن ہوئی ہے کہ آپ سر! ملاحظہ فرمائیں یہ صرف کوہی دامان ایریا ہے ڈسٹرکٹ پشاور، It was comprising PK-10 اور کچھ حصہ جو ہے PK-11 کا تھا، Now it is divided into PK-70 and 71، اب ایک حلقے کے لئے 880.634 million upto June 2018 اور اس میں سر! آپ ملاحظہ فرمائیں، افسوس کی بات ہے کہ مجھے قلم کی ضرورت ہے، مجھے کالج کی ضرورت ہے، مجھے پینے کے پانی کی ضرورت ہے اور یہ مجھے کیا دیتا ہے، ایگر کلچر سیکٹر میں سر آپ ملاحظہ فرمائیں Free distribution of fertilizer گیارہ ہزار تین سو چودہ بیگز 22.62 ملین اس کی قیمت ہے، ویجیٹیبل سیڈ مجھے دے رہے ہیں، آبپاشی ہے نہیں، ابھی Next Question جو آرہا ہے، وہ اوچ نہر پہ آرہا ہے، وہاں پر پانی نہیں ہے تو مجھے Vegetable seed, Maize seed, کی کیا ضرورت ہے؟ Vegetable seeds کتنے کی؟ Fertilizer, Pesticide and fruit plant 5.999 ملین سر۔ سر! یہ عجیب بات ہے، ہمارے ملک کی اکانومی کو دیکھیں اور یہ Machinery and equipments Bush Cutter and spray pump یہ ہے 28.295 ملین، یہ فارمرز ٹریننگ تو سر! مشینری اینڈ 'ایکویپمنٹس' اور 'بش' اور سپرے پمپ یہ تو ان علاقوں میں دینا چاہیئے جہاں پر پانی ہو، ہماری تو زرخیز زمین بھی بنجر ہو چکی ہے جو اس کے بعد Next Question آرہا ہے اوچ نہر پر، جو مشہور ہے، کسی دنیا میں اوچ نہریں نہیں ہوتیں، سب نہریں جو ہوتی ہیں آبی ہوتی ہیں، تو سر! میں اس سے مطمئن نہیں ہوں، میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو 'کنسرنڈ' سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر لیں یا اس پر ڈیبیٹ کے لئے میں نوٹس ہاؤس کو اور آپ کو مناسب ہے، کیونکہ سر! اس میں بہت زیادہ Irregularities ہو چکی ہیں، اس میں بہت زیادہ Lapses ہیں اور یہ آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں You are senior and serious politician، آپ سمجھتے ہیں کہ آیا ایسے علاقے میں جہاں پانی نہ ہو تو ان کی کیا ضرورت ہے اور کتنے سر! 57.9 ملین، تو سر! میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔

Mr. Speaker: Minister for Agriculture to respond, please. Law Minister, please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو جناب سپیکر! I want to thank Khushdil Khan Sahib, hon'ble Member، ہمیشہ کی طرح ان کے سوالات سارے ہاؤس کے لئے، بلکہ صوبے کے عوام کی مناسبت سے ان کی فلاح کے لئے ہوتے ہیں اور یہی اس ہاؤس کا کام بھی ہے سر! یہ ایگریکلچر سے Related Question ہے اور منسٹر ایگریکلچر نے ریکویسٹ کی تھی کہ Because he had to go somewhere اور میرے خیال میں چھٹی بھی آپ سے لی ہوئی ہے، تو انہوں نے میرے حوالے کیا ہے تو سر! انہوں نے جو مانگا ہے کہ گزشتہ حکومت میں کوہ دامان Development activities and militancy hit area of Koh-e-Daman, previous PK-70 پشاور کے نام پر پراجیکٹ منظور ہوا تھا تو That is in the affirmative، یعنی کہ 'ہاں' ایک پراجیکٹ موجود تھا اس نیچر کا، دوسرا سر! انہوں نے پوچھا ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ میں زراعت کی مد میں کتنی رقم / فنڈ مختص کیا گیا تھا، تفصیل بمعہ دستاویزات رسید کے ساتھ فراہم کی جائے، تو فنڈ کی جو اماؤنٹ ہے، وہ تو دی گئی ہے۔ وہ 2014-15 کے دوران 13.970 ملین منظور ہوئی تھی جبکہ اس سال کے دوران ٹوٹل خرچہ 5.99 ملین تھا، باقی رقم Surrender کی گئی تھی۔ ابھی سر! یہ پھر 2015-16 کا بھی دیا گیا ہے کہ 51.14 ملین منظور ہوئے تھے جبکہ اسی سال کے دوران ٹوٹل خرچہ 51.139 ملین ہوا تھا، تو سر! یہ جواب تو آ گئے ہیں، اب تفصیل بمعہ دستاویزات رسید کے ساتھ فراہم کی جائے؟ اس پارٹ کے اوپر ہم آتے ہیں تو وہ لکھا گیا ہے کہ بجٹ کاپی خرچہ اور Excess/Saving کی کاپی منسلک ہے لیکن وہ مانگ رہے ہیں دستاویزات اور رسید خریداری کی لسٹ بھی ہے تو Annexures تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ہیں، اگر Annexures موجود ہیں تو میں ریکویسٹ کروں گا اسمبلی سٹاف سے کہ اگر Annexures موجود ہیں تو اس کے ساتھ اکثر یہ ہوتا ہے کہ سافٹ میں ہوتا ہے یہاں پر ہارڈ کاپی ہمارے پاس موجود نہیں ہوتی، تو اگر ہے تو وہ آنریبل ممبر کو Provide کر دی جائے، اگر Provide نہیں کی گئی ہو تو یہاں پر سیکرٹری ایگریکلچر بیٹھے ہوئے ہیں گیلریز میں، تو میں یہاں فلور ہی سے ڈائریکشنز ایشو کر رہا ہوں کہ آنریبل ممبر کو فوری طور پر یہ جتنی بھی ڈیٹیلز ہیں تو وہ ان کو Provide کر دی جائیں، تاکہ وہ دیکھ سکیں تو سر! خوشدل خان ایڈووکیٹ صاحب تو میرے Colleague بھی ہیں، ہمارا Legal background بھی ایک ہے تو سر! میری یہی

ریکویسٹ ہو گی کہ ڈیٹیلز موجود ہیں صرف Annexures رہتے ہیں، وہ ہم ان کو Provide کر دیں گے Kindly اگر وہ Withdraw کر جائیں اس کو کسچن کو۔

جناب سپیکر: خوشدل خان ایڈوکیٹ صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں سلطان محمد خان صاحب کا مشکور ہوں لیکن سر! آپ دیکھیں اس میں کسی ایک جواب کے ساتھ کوئی کاغذ بھی لف نہیں کیا ہے، اگر ایک کاغذ نہیں مل رہا ہے، اب سارے کوئسچن میں، میں نے یہی دستاویز، کیونکہ سوال کے جواب سے مطلب ہے اس وقت تسلی ہو گی جب تک مجھے وہ کاغذات، اب سر! دیکھیں آخری سوال مذکورہ بالا اشیاء خریدنے کے لئے ٹینڈرز ہوئے ہیں، ٹینڈر کی تفصیل بمعہ ٹھیکیدار کے کوائف فراہم کی جائے، تمام اشیاء کے ٹینڈرز اور ٹھیکیدار کے کوائف لف ہیں، تو کہاں پر ہیں ؟ تو آخر کیا وجوہات ہیں، کوئی وجہ بھی نہیں بتائی کہ وہ ہمارے پاس نہیں ہیں یا وہ زیادہ ہیں ہم نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر میں پہلے بھی رولنگ دے چکا ہوں کہ جو بھی ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ Atleast 20 hard copies alongwith جو بھی Metarial required ہے وہ دیا کرے، باقی سافٹ پر ہو گا اور آج پھر میں یہ رولنگ دیتا ہوں کہ یہ پہلے سے Provide ہونا چاہیئے یہ چیزیں تمام ممبرز کے لئے، لیکن چونکہ منسٹر صاحب نے آپ کو یہ ایشورنس دی ہے کہ وہ یہ چیزیں ابھی ہی آج ہی Provide کر دیتے ہیں، تو آپ اس کو دیکھ لیں ان شاءاللہ۔

وزیر قانون: تو میری ایشورنس ہے کہ میں Provide کر دوں گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ میرے ایشوز ہیں اور ایسے Petty, petty چیزوں پر ہیں کہ اب مطلب سبزی کا جو بیج کیا چیز ہوتا ہے، درانتی کیا چیز ہوتی ہے؟ اس پر Nominal پیسے خرچ ہوئے، یہ بہت Important Question ہے اور چاہیئے یہ تھا کہ اس پر ڈیبیٹ ہو جائے یا اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کیا جائے کیونکہ یہاں پر مجھے ان کی ایشورنس پر یقین ہے کہ یہ 'ینگ' آدمی ہے، ہمارا بھائی ہے لیکن پھر چاہیئے یہ تھا کہ آج منسٹر موجود ہوتا کیونکہ اس ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر بھی ہے، وہ چاہیئے کہ ہمیں جواب دے دیتے، ہمیں بتا دیتے کہ کسی کے ساتھ کوئی چیز نہیں ہے ٹینڈر کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو اگر آپ چاہتے ہیں چونکہ 'کنسرنڈ' منسٹر بھی نہیں ہیں میں پینڈنگ چھوڑ دوں تا کہ 'کنسرنڈ' منسٹر آجائیں تو وہ اس کو۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو Defer کریں۔

وزیر قانون: سر! میں یہ Suggest کروں گا۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: چونکہ خوشدل خان ایڈوکیٹ صاحب چاہ رہے ہیں کہ ان کو انفارمیشن مل جائے تو میں یہ Suggest کروں گا کہ ان کو انفارمیشن مل جائے گی، جو Annexures وہ مانگ رہے ہیں، اگر وہ کہتے ہیں تو وہ اس کو سٹڈی کر لیں گے، اس کو پھر پینڈنگ رکھ لیں، اس کے بعد جب وہ اس کو سٹڈی کریں گے تو جب بعد میں جب منسٹر صاحب موجود ہوں گے اور وہ پھر اٹھاسکیں گے اس ایشو کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ابھی Defer کر دیتے ہیں اس کوئسچن کو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 446، جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ صاحب، آج تو سارے کوئسچنز خوشدل خان ایڈوکیٹ صاحب کے ہیں۔

* 446 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک مختلف سکیموں کے لئے مختلف اضلاع کو فنڈز دیئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں جن جن اضلاع کو فنڈ فراہم کیا گیا ہے، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع پشاور میں اوچ نہر کی بحالی کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے تھے، اگر نہیں تو نظر انداز کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا) (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک صوبہ کے مختلف اضلاع میں آبپاشی کے منصوبوں کے لئے حسب ضرورت فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔

(ب) سال 2013 سے 2018 تک ضلع وائز فراہم شدہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 2013 سے 2018 تک سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختلف اضلاع میں خرچ شدہ رقم کی تفصیل

نمبر شمار	نام ضلع	خرچ شدہ رقم (ملین روپے)
1	ایبٹ آباد	645.05
2	بنوں	741.88
3	بٹگرام	100.90
4	بونیر	217.11
5	چارسدہ	3485.85
6	چترال	91.88
7	ڈی آئی خان	1890.56
8	دیر	1216.89
9	ہنگو	79.43
10	ہری پور	957.18
11	کرک	398.47
12	کوہاٹ	180.75
13	کوہستان	68.49
14	ملاکنڈ	367.82
15	مانسہرہ	404.23
16	مردان	1567.90
17	نوشہرہ	8211.44
18	پشاور	3369.88
19	شانگلا	127.94

2139.31	صوابی	20
2244.15	سوات	21
124.90	ٹانک	22
61.53	تورغر	23
28693.53	ٹوٹل	

مزید بر آں عرصہ مذکورہ میں حکومت نے ورسک کینال سسٹم کی 'ری ماڈلنگ' کے لئے ایک منصوبہ تقریباً گیارہ ارب روپے کی لاگت سے منظور کیا ہے اور اس منصوبے پر انتہائی تندہی سے کام ہو رہا ہے۔ اس منصوبہ میں ورسک لفٹ کینال (اوچ نہر) اور ورسک گریویٹی کینال پر کام کیا جا رہا ہے۔ پہلے مرحلے میں ورسک کینال میں پانی کی بحالی کے لئے ورسک پمپ ہاؤس میں پرانے اور بوسیدہ پمپس تبدیل کئے جائیں گے تاکہ نہر مذکورہ کو مقررہ پانی بہم پہنچایا جا سکے۔ اس سلسلے میں پمپوں کی برآمدگی کا کنٹریکٹ ایوارڈ ہو چکا ہے اور پمپوں کی 'مینوفیکچرنگ' بیرون ملک میں شروع ہے اور امید ہے کہ اگلے سال ماہ نومبر تک پمپوں کی تنصیب ممکن ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں منصوبے کے دوسرے مرحلے میں ورسک ڈیم سے ایک نئی ٹنل بنائی جائے گی، جس سے ورسک گریویٹی کینال اور ورسک کینال کو اضافی پانی بھی مہیا کیا جائے گا۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر! ان کا جواب جس طرح پہلے میں نے آپ سے عرض کیا اوچ نہر، اس کے ساتھ ہمارے PK-70 اور 71 کی تقریباً سینکڑوں جریب زمین آتی ہے اور اس سے پہلے یہ زرخیز زمین تھی، مجھے اب بھی یاد ہے کہ جب میں لڑکا تھا، سکول میں پڑھتا تھا تو وہاں پر ہماری گھانیاں ہوتی تھیں یہ گڑ بنانے کی جو ہوتی ہیں، اب تقریباً تیس سال سے سر! وہ زرخیز زمین بنجر میں تبدیل ہو چکی ہے جس کی وجہ سے وہاں پر بے روزگاری میں بھی اضافہ ہو چکا ہے، لوگوں میں تخریب کاری زیادہ، دہشت گردی بھی زیادہ، اب انہوں نے یہ لکھا ہے، سر! میں یہ ذرا پڑھنا چاہتا ہوں، آپ کی اجازت سے، مزید بر آں عرصہ مذکورہ میں حکومت نے ورسک کینال سسٹم کی 'ری ماڈلنگ' کے لئے ایک منصوبہ تقریباً گیارہ ارب روپے کی لاگت سے منظور کیا ہے اور اس منصوبے پر انتہائی تندہی سے کام ہو رہا ہے، اس منصوبے میں ورسک لفٹ کینال (اوچ نہر) اور ورسک گریویٹی کینال پر کام کیا جا رہا ہے، پہلے مرحلے میں

ورسک کینال میں پانی کی بحالی کے لئے ورسک پمپ ہاؤس میں پرانے اور بوسیدہ پمپس تبدیل کئے جائیں گے تاکہ نہر مذکورہ کو مقررہ پانی بہم پہنچایا جاسکے۔ اس سلسلے میں پمپوں کی برآمدگی سر! میں ٹائم اور نہیں لونگا، میں صرف ریکویسٹ یہ کروں گا آپ سے اور ہاؤس سے کہ یہ اس کی جو اتھارٹیز ہیں وہ اگر ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور انہوں نے جو منصوبہ شروع کیا ہے وہ گیارہ ارب، تاکہ ہم مطمئن ہو جائیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ وہاں پر ہم سائٹ پر چلے جائیں کیونکہ When I was Deputy Speaker تو میں نے ایک وزٹ کیا تھا، میں ورسک ڈیم بھی گیا تھا، وہاں پر جو واپڈا کا جو گرڈ ہے وہاں بھی گیا اور سارا میں نے دیکھا، ابھی تک وہ پینڈنگ ہے، تو اگر آپ حکم کر لیں، رولنگ پاس کر لیں کہ ایک کمیٹی بن جائے اور ہم اس چیز کو وزٹ کر لیں گے، یہ پمپس کہاں پر ہیں، آیا یہ ٹھیک بھی ہیں یا نہیں؟ تو It is in interest of public اور اس ایریا کے Interest میں ہے، تو میں۔۔۔

Mr. Speaker: Minister for Law, to respond, please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو جناب سپیکر! یہ بہت اہم ایشو ہے اور پشاور سے بھی تعلق ہے اور چونکہ پشاور Hub ہے، تو صوبے سے تعلق ہے، اس میں سر! Basically جواب تو ان کو ملا ہوا ہے تو میرے خیال میں وہ ایک ایشو جو انہوں نے اٹھایا ہے اوچ نہر کا جو ایشو ہے کہ اس کی بحالی کے لئے کیا Steps لئے جا رہے ہیں؟ تو ڈیپارٹمنٹ نے تو جواب دیدیا ہے جی کیونکہ اس میں اگر سر! آپ دیکھیں یہ سیکنڈ پورشن ہے، اس کا جواب، تو وہ ہے کہ ورسک کینال سسٹم کی 'ری ماڈلنگ' کے لئے ایک منصوبہ تقریباً گیارہ ارب روپے کی لاگت سے منظور ہو گیا ہے اور اس منصوبے پر انتہائی تندہی سے کام ہو رہا ہے، ورسک لفٹ کینال جو وہ آنرایبل ممبر پوچھ رہے ہیں اور ورسک گریویٹی کینال پر کام کیا جا رہا ہے، اب سر! اس میں یہ ہے کہ پمپ ہاؤس میں جو پرانے اور بوسیدہ پمپس تھے وہ تبدیل کئے جائیں گے، اس سے نہر کو پانی پہنچ سکے گا اور جو پمپوں کی ایمپورٹ ہے، اس کا کنٹریکٹ Already award ہو چکا ہے اور اس کی 'مینوفیکچرنگ' بھی اوورسیز 'مینوفیکچرنگ' شروع ہے اور اگلے سال نومبر تک مطلب انہوں نے ٹائم لائن بھی دی ہوئی ہے کہ نومبر تک پمپس کی تنصیب بھی ہو جائے گی تو سر! ایک نئے ٹنل کا بھی ایک پلان ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں بھی اس میں Involve کریں تا کہ اس میں ہماراInput بھی شامل ہو جائے 'ری ماڈلنگ' میں اگر کوئی ایشو وہ ہو، ادھر کوئی نہیں ہے۔

وزیر قانون: سر! میں اسی کی طرف آرہا ہوں، میں اسی کی طرف سر! میں آرہا ہوں، چونکہ۔۔۔

جناب سپیکر: آج Friday ہے، ذرا شارٹ کٹ پہ چلیں کہ بزنس بہت زیادہ ہے۔

وزیر قانون: سر! ٹھیک ہے، سر! یہ Steps تو اس لئے میں نے بتائے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کر بھی رہا ہے، یہ نہیں ہے کہ ڈیپارٹمنٹ غافل ہے، جس طرح انہوں نے Suggest کیا ہے تو سیکرٹری ایریگیشن یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کے ساتھ بٹھادیں آپ ان کو اور۔۔۔۔

وزیر قانون: یہ بیٹھ جائیں گے اور اگر سائیٹ پہ وزٹ کرنا پڑا تو میں یہی فلور سے یہ ڈائریکشن دے رہا ہوں کہ ان کے لئے، اور اگر اور بھی آنریبل ممبرز اس علاقے سے Related تو ان کے لئے ایک وزٹ پلان کیا جائے تا کہ آنریبل ممبرز جائیں اور موقع پر دیکھ سکیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو ویری مچ۔ کوئسچن نمبر 458 خوشدل خان ایڈوکیٹ صاحب۔

* 458 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے سال 2013 سے 2018 تک انصاف فوڈ پروگرام کے تحت زمینداروں میں مفت بیج (گندم) تقسیم کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران جن جن اضلاع میں بیج تقسیم کیا گیا ان کی ضلع وائز اور ایریا وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز ضلع پشاور کے جن زمینداروں میں مذکورہ پروگرام کے تحت بیج تقسیم کیا گیا، بیج کی مقدار اور زمینداروں کی ملکیت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری و امداد باہمی): (الف) گزشتہ حکومت نے سال 2015-16 اور 2016-17 کے دوران زمینداروں میں مفت بیج تقسیم کیا تھا۔

(ب) انصاف فوڈ پروگرام کے تحت خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع میں گندم بیج تقسیم کیا گیا جن کی ضلع وائز تفصیل (50 Kg Bag) درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	2015-2016	2016-17
1	ایبٹ آباد	4065	---
2	بنوں	11750	---
3	بٹگرام	10000	---
4	بونیر	14475	---
5	چارسدہ	27916	---
6	چترال	6440	1539
7	ڈی آئی خان	56878	---
8	دیرلوئر	15000	---
9	دیراپر	10000	425
10	ہنگو	4624	---
11	ہری پور	8861	---
12	کرک	8000	---
13	کوہاٹ	7700	187
14	کوہستان	3500	---
15	لکی مروت	18414	---
16	ملاکنڈ	3850	74
17	مانسہرہ	20600	---
18	مردان	22527	---
19	نوشہرہ	2242	---
20	شانگلہ	7762	2884
21	صوابی	21265	---

---	21250	سوات	22
---	16000	ٹانک	23

نوٹ:۔ ضلع پشاور کے 25089 زمینداروں میں انصاف فوڈ پروگرام کے تحت (50 کلوگرام بوری) گندم بیج تقسیم کیا گیا ہے، ان میں سے ہر ایک زمیندار کا ریکارڈ کاغذات پر مشتمل ہے جو کہ ضخیم ریکارڈ ہے، لہٰذا تمام ریکارڈ پیش کرنا انتہائی مشکل ہے، اس ریکارڈ کو کسی بھی وقت چیک کیا جاسکتا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! یہ بھی اس سے ملتا جلتا ہے، یہ ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہے، اگر اس کو بھی پینڈنگ کرلیں تو پھر دونوں ساتھ ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: 458 کو،

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی۔

جناب سپیکر: اچھا وہ پہلا آپ کا 481 تھا، اس کو بھی پینڈنگ کر دیں، جی 458۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دا هم هغې سره دغه شی نو بیا به په یوځائے فائده اوشی دیکښې هم دغه نشته دے۔

جناب سپیکر: وہ دونوں، 458 اور 481 دونوں اکٹھے ہو جائیں گے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دونوں ہو جائیں گے Because they both are similar۔

جناب سپیکر: 481 اینڈ 458 دونوں ایگریکلچر سے Related ہیں، 447 جناب خوشدل خان صاحب، فنانس سے Related ہے۔

* 447 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ کے ہر ضلع کو بیوٹیفیکیشن کی مد میں فنڈز دیئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن جن اضلاع کو بیوٹیفیکیشن کی مد میں فنڈز دیئے گئے ہیں، ان کی تفصیل ضلع وائز وائیر وائز فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): (الف) جی نہیں، بیوٹیفیکیشن کی مد میں صرف ضلع پشاور، نوشہرہ اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کو درج ذیل اے ڈی پی سکیموں کے تحت فنڈز دیئے گئے ہیں۔

1. 136009-Beauitfication of Peshawar.
2. 130847-Peshawar Uplift Program.

3. 140797-Uplift & Beautification of Divisional Headquarters in Khyber Pakhtunkhwa.
4. 150417-Beauitfication and Uplift Municipal Areas on GT Road from Pabbi to Nowshera.

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران دی گئی سکیم وائز اور ایئر وائز تفصیل درج ذیل ہے، مزید بر آں جاری شدہ فنڈز کی ڈویژن اور ضلعی سطح پر تقسیم محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، اگر ضرورت پڑے تو اس کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے لی جائے۔

ASSEMBLY QUESTION NO. 447 (2018-19)						
(Rs. In million)						
S.#	ADP Scheme Code & Name	Approved Cost	Financial Year	ADP Allocation	Releases	Expenditure
1	130609 Beautification of Peshawar	1000,000	2013-14. 2014-15. 2015-16. 2016-17. 2017-18.	500.000 127.500 200.000 90.000 372.504	378.643 127.500 200.000 190.000 372.504	378.643 69.678 17.207 59.473 315.263
	Total		---	---	---	840.264
2	130647-Peshawar Uplift Program	1000,000	2013-14. 2014-15. 2015-16. 2016-17. 2017-18.	500.000 2500.000 1078.000 300.000 1000.000	435.721 2250.000 1290.669 885.059 1000.000	135.329 1565.465 1290.669 682.803 1000.000
	Total		---	---	---	4674.266
3	140797.Uplift and beautification of Divisional head quarter in KP	6400.000	2013-14. 2014-15. 2015-16. 2016-17. 2017-18.	0.000 300.000 400.000 3000.000 1200.000	000.000 300.000 400.000 324.188 4920.981	0.000 110.000 150.427 260.511 3882.077
	Total		---	---	---	4403.015
4.	150417 Beautification and Uplift of Municipal area on GT Road from Pabbi to Jehangira	600.000	2013-14. 2014-15. 2015-16. 2016-17. 2017-18.	--- --- 100.000 100.000 245.000	--- --- 100.000 280.000 245.000	--- --- 100.000 85.350 244.500
	Total		---	---	---	429.850

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you, Mr. Speaker. It is regarding the beautification of different districts in the Province of Khyber Pakhtunkhwa.

اس میں تو انہوں نے مجھے جواب دیا ہے، تفصیل بھی دی ہے لیکن میں ایک کوئسچن کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ مزید بر آں جاری شدہ فنڈز کی ڈویژن اور ضلعی سطح پر تقسیم محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، اگر ضرورت پڑے تو اس کی تفصیل، تو یہ فنانس منسٹر صاحب نے تو مطلب ہے ہم لوکل گورنمنٹ کو وہ کوئسچن کریں گے، وہ ہمیں کس طرح بتائے گا؟ یا ہمارے ساتھ وہ بیٹھے گا کیونکہ چاہیئے یہ تھا وزیر خزانہ کو کہ وہ لوکل باڈیز کے ساتھ بیٹھ کر ان سے تفصیلات لیکر اس میں شامل کر دیتے، تو آیا ان لوگوں کی اس میں ضرورت نہیں تھی۔ دوسری بات یہ ہے سر! کہ جب ایک طرف پریویس گورنمنٹ پشاور کی Beautification پر اتنے لاکھوں، اربوں روپے خرچ کر رہی تھی، تو پھر ان کو یہ پتہ بھی تھا کہ ہم بی آر ٹی بھی شروع کریں گے، تو پھر کیا ضرورت تھی بیوٹیفیکیشن کی کہ اب وہی بیوٹیفیکیشن جس پر انہوں نے جتنے پیسے خرچ کئے ہیں پشاور ضلع پر، وہ سارے ضائع ہو گئے، ختم ہو گئے اور اب پشاور کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا؟ ان کی ذرا وضاحت کرنی چاہیئے، تھینک یو سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minist,er to respond, please.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر! اگر اس کو تھوڑا سا ابھی پینڈنگ رکھ لیں، میرے خیال میں تیمور خان آرہے ہیں، اگر اس کو آخر میں لے لیا جائے اس کوئسچن کو تو وہ بہتر بتا سکیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: Okay wait کر لیتے ہیں، تیمور خان کا کوئسچن نمبر 505، سردار حسین بابک صاحب۔

* 505 _ <u>جناب سردار حسین</u>: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کنڈل ڈیم کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی، اس کی کل لاگت اور اس سے کتنے ایکڑ زمین زیر آب آئے گی، نیز اس ڈیم سے طوطالئی ڈاگئی علاقے کا کل کنتار قبہ زیر آب آئے گا اور اس علاقے کے باقی ماندہ علاقے کو پانی دینے کا کوئی پروگرام مستقبل قریب میں ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) مذکورہ ڈیم کی، ڈیم باڈی 'سپل وے' اور چینلز پر کتنے اخراجات آئے ہیں، علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) مذکورہ منصوبے کے پی سی ون کے مطابق کل لاگت اور آیا بعد میں اس کی لاگت میں کمی یا اضافہ ہوا ہے یا نہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): کنڈل ڈیم دسمبر 2018 میں مکمل ہو جائے گا، اس کی کل لاگت 2336.47 ملین روپے ہے اور اس سے 13 ہزار دو سو ایکڑ بارانی زمین زیر آب آئے گی، نیز اس ڈیم سے طوطالئی ڈاگئی علاقے کا دو ہزار دو سو پچاس ایکڑ رقبہ زیر آب آئے گا اور اس علاقے کے باقی ماندہ علاقے کے لئے ڈیم میں پانی کی گنجائش نہیں ہے، البتہ باقی ماندہ علاقے کے لئے پانی کے ذرائع تلاش کئے جا سکتے ہیں جس پر الگ رپورٹ بنائی جائے گی۔

مذکورہ ڈیم کی، ڈیم باڈی، 'سپل وے' اور چینل کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

S.No	Name of Component	Approval Cost (M)	Expenditure (M)
1.	Dam Embankment	520.768	497.067
2.	Spillway	525.755	464.003
3.	Irrigation Channel system	240.226	258.374

مذکورہ ڈیم کے پی سی ون کی فزیبیلٹی سٹڈی کے مطابق اس کی لاگت 817.719 ملین روپے تھی جس سے پانچ ہزار ایکڑ اراضی کا زیر آب آنا تھا اور تفصیلی ڈیزائن کے بعد اس کی کل لاگت 2336.47 ملین روپے منظور ہوئی جس سے مزید 8200 ایکڑ اراضی شامل کی جائے گی اور فی الحال مزید کسی قسم کی کمی یا بیشی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر میں نے جناب سپیکر! کنڈل ڈیم کے حوالے سے پوچھا ہے کہ یہ کب تک مکمل ہو جائے گا، اس کی کل لاگت اور کتنے ایکڑ زمین زیر آب آئے گی؟ مجھے جواب ملا ہے کہ دسمبر 2018 میں یہ ڈیم مکمل ہو جائے گا، اس کی کل لاگت 2336.47 ملین ہے اور اس سے 13200 ایکڑ بارانی زمین زیر آب آئے گی۔ جناب سپیکر! جب ہم نیچے 'بریک اپ' میں دیکھتے ہیں تو Approved cost میں ان لوگوں نے، جو Total cost approved ہے، وہ 1285 ملین ہے اور Expenditure اس کا 1215 ملین ہے اور ظاہر ہے ابھی دسمبر تو ختم ہو جائے گا دو تین دن کے بعد، منسٹر صاحب ذرا اس کی تفصیل بتائیں کہ یہ جو ٹوٹل کاسٹ ہے، وہ 2.3 بلین بتا رہے ہیں اور Expenditure دسمبر تک وہ 1215 ملین بتا رہے ہیں، تو اس میں تو بڑا تضاد ہے، آیا پی سی ون غلط طریقے سے بنایا گیا، جو کاسٹ بتا رہے ہیں، وہ تو 2.3 بلین ہے اور جو Expenditure ہے، وہ 1215 ملین ہے اور ڈیم کمپلیٹ بھی ہو گیا، تو اس کی اگر وضاحت ہو جائے تو پھر میں بعد میں اس پہ بات کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Minister Law, to respond, please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو جناب سپیکر! بابک صاحب کا شکریہ سوال پوچھنے کا، سر! یہ کنڈل ڈیم کے بارے میں Basically سوال ہے اور اس میں جو انہوں نے ڈیٹیلز مانگی تھیں، وہ دی گئی ہیں، انہوں نے پوچھا تھا کہ کب مکمل ہو گا؟ تو دسمبر 2018 میں مکمل ہو جائے گا تو ابھی دو تین دن رہتے ہیں، ان شاء اللہ میرے خیال میں کام کمپلیٹ ہوا ہو گا، سائٹ پر کل لاگت 2336.47 ملین ہے اور تیرہ ہزار دو سو یکڑ بارانی زمین زیر آب آئے گی اس کے نتیجے میں، پھر انہوں نے Specifically طوطالئی ڈاگئی کا جو علاقہ ہے اس کے بارے میں پوچھا ہے تو دو ہزار دو سو پچاس ایکڑ رقبہ وہ زیر آب آئے گا اس پراجیکٹ سے، اور باقی ماندہ علاقوں کے لئے ڈیم میں پانی کے لئے گنجائش تو نہیں ہے لیکن اس کے لئے ایک الگ رپورٹ محکمہ کہہ رہا ہے کہ اگر وہاں پر ضرورت ہے تو بالکل وہ ایک الگ رپورٹ بنائی جاسکتی ہے، اس پہ بھی کام ہو سکتا ہے۔ پھر یہ جو دوسرا جز ہے سر! اس میں انہوں نے ڈیم کی Embankment کے بارے میں، ' سپل وے ' کے بارے میں اور ایریگیشن چینلز یا سسٹم جو ہے، ان کی الگ الگ انہوں نے کاسٹ وہ مانگی، جو اس پر Expenditure ہوا ہے تو اس کی ڈیٹیل بھی سر ایک ٹیبل کے ذریعے دی گئی ہے، اب سر یہ ہے کہ آخر میں ان کا ایک سوال رہ جاتا ہے، سر! اس کی کاسٹ تھوڑی بڑھ گئی تھی، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ پی سی ون بنا تھا اور فیزیبلٹی سٹڈی ہوئی تھی تو اس وقت اس کی لاگت 813 ملین جو تھی، وہ تھی اور پانچ ہزار ایکڑ اراضی اس کے زیر آب آنا تھی لیکن جب تفصیلی ڈیزائن جب بنا تو اس کے بعد کل لاگت جو ہے وہ 2336.47 ملین، یا جس طرح وہ کہہ رہے ہیں 2.3 بلین وہ ہو گئی، اس کی وجہ یہ تھی کہ اس میں اس کا جو کمانڈ ایریا تھا وہ بڑھ گیا تھا اور مزید آٹھ ہزار دو سو ایکڑ زمین اس کمانڈ ایریا میں شامل ہوئی تو زیادہ زمین کو فائدہ ہوا، پانی اس سے میسر ہو گا اور یہ ہے کہ اس وقت چونکہ یہ Physically completed ہے کنڈل ڈیم، وہ موقع پر Physically complete ہو چکا ہے تو سر! اور جو ہے اس میں آگے کاسٹ میں کمی بیشی کا کوئی اس طرح کا امکان بھی نہیں ہے کیونکہ وہ Already complete ہو چکا ہے جی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! اس کوئسچن کے پوچھنے کا جو میرا مقصد تھا، اگر منسٹر صاحب مجھے توجہ دیں یعنی آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے، حکومت کے ڈیپارٹمنٹ نے ایک پی سی ون بنایا، اسی پراجیکٹ کا، کنڈل ڈیم کا وہ خود بتا رہے ہیں کہ 2336 ملین روپیہ اس پر لاگت آئے گی، ڈیم کمپلیٹ ہوا، 1215 ملین اس پر خرچ ہوئے اور یہ لوگ خود کہہ رہے ہیں کہ 817 ملین Initially اس کی لاگت تھی لیکن بعد میں Detailed design بنایا گیا، اب جناب سپیکر! میں جس نکتے پہ آنا چاہتا ہوں کہ یہ کس طرح کی ڈیزائننگ تھی اور یہ کس طرح کا پی سی ون تھا کہ 817 اگر اس کی کاسٹ تھی، صحیح ہے وہ بڑھ گئی 1215 تک پہنچ گئی لیکن ان لوگوں نے جو Estimated cost نکالی پی سی ون بنایا، وہ تو 2336 ملین کا ہے، کتنا بڑا فرق ہے جناب سپیکر! جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسی ملک کا نہیں سارے ایشیاء میں نیچرل ڈیمز ہیں نیچرل اور میں ریکویسٹ بھی کروں گا کہ منسٹر لاء اور منسٹرز وہاں جائیں، یہ بالکل سارے ایشیاء میں ایک نیچرل ڈیم ہے جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ڈیم باڈی پہ 493 ملین خرچہ آیا ہے اور جناب سپیکر! آپ دیکھیں جو ایریگیشن چینلز ہیں، اس ڈیم سے جن زمینوں کو پانی نے جانا ہے، اس پہ 256 ملین خرچہ ہوا ہے، لیکن جناب سپیکر! جو ' سپل وے ' ہے، ' سپل وے ' جناب سپیکر! اگر آپ اسی ڈیم پہ چلے گئے تو آپ کو بڑا دکھ ہو گا، دکھ ہو گا کہ ایک نیچرل پہاڑ کو توڑ کے، نیچرل پہاڑ کو توڑ کے ' سپل وے ' بنایا گیا، مجھے تو نہیں پتہ کہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کس کے پاس ہے اور یہ بھی میرے خیال میں وزیر اعلیٰ کے پاس ہے لیکن میں فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں، فلور آف دی ہاؤس جناب سپیکر! کہ پی سی ون میں Changes لا کے ایک کنٹریکٹر کو Oblige کرنے کے لئے پچاس کروڑ روپیہ نہ صرف اس کو Oblige کیا گیا بلکہ نیچرل ڈیم کو، نیچرل ڈیم کو ضائع کر کے، اب جناب سپیکر! مجھے یہ بتایا جائے ہم تو ٹیکنیکل لوگ نہیں ہیں لیکن جو ' سپل وے ' کیا، یہ ممکن نہیں تھا، اگر آپ کا ڈیم باڈی پہ خرچ آتا ہے 293 ملین جناب سپیکر! اور آپ پورے پہاڑ کو توڑ کر ایک ٹھیکیدار کو Oblige کر کے اس کو پچاس کروڑ روپیہ دے رہے ہیں جناب سپیکر! یہ میں چیلنج کرتا ہوں، میں اس حکومت کو چیلنج کرتا ہوں کہ یہ نیب کیس ہے، ارادتاً پی سی ون میں Changes لا کر اور یہ مجھے پتہ ہے، میں نام نہیں لونگا لیکن پچھلی حکومت میں ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ جس کے پاس تھا، اگر حکومت میرا یہ چیلنج منظور کرتی ہے تو مجھے خوشی ہو گی، یہ نیب کیس ہے، نیب کیس جناب

سپیکر! نیچرل ڈیم کو توڑ کے، توڑ کے، صرف اسی لئے کہ اسی ڈیم پر اتنے اخراجات نہیں آرہے تھے اور ڈیپارٹمنٹ خود بتا رہا ہے کہ 817 ملین، یہ اے این پی دور کا منصوبہ ہے، 2012 میں ٹینڈر ہوا ہے، ڈیپارٹمنٹ کا پی سی ون 817 ملین کا ہے، اب 2336 پر کون لے گئے، کس کے لئے لے گئے اور کس کے کہنے پر لے گئے، تو حکومت کو میرا یہ چیلنج منظور ہو تو میرے خیال میں یہ کیس نیب کو بھیج دیں اور پتہ چل جائے گا یا ایک کمیٹی بنائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر لاء!

وزیر قانون: تھینک یو جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے بھی، ایک تو وہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے جو پی سی ون تھا، اس کے مطابق 817 ملین تھا تو اس کی کاسٹ جب Detailed designing ہوتی ہے اور یہ ہر پراجیکٹ میں ہوتا ہے پی سی ون کے بعد، یہ کوئی پہلا پراجیکٹ نہیں ہے اس صوبے میں یا اس ملک میں یا Internationally بھی کہ پی سی ون کے بعد وہ کاسٹ نہ بڑھ جائے، Detailed designing کے سٹیج پر، تو ایک تو یہ بات کلیئر ہونی چاہیئے، دوسرا اس کا Reason بھی دیا گیا ہے، اگر مزید آٹھ ہزار دو سو ایکڑ اراضی زمین زیر آب آرہی ہے تو اس کی وجہ سے اس کی جب Detailed designing ہوئی تو اس وقت اس کی جو کاسٹ ہے وہ 2336 ملین تک پہنچ گئی اور اس کی وجہ سے فائدہ یہ ہوا کہ مزید آٹھ ہزار دو سو ایکڑ زمین بہت، It's a huge mass of land اگر وہ زیر آب آرہی ہے تو میرے خیال میں اس کی اگر کاسٹ بڑھی ہے تو اس میں ایسی کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ دوسرا سر! یہ ہے، 'سپل وے' کی بات بابک صاحب نے کی، 'سپل وے' جو ہے جو ایکسپرٹس ہیں، I am not an expert on spillway or dams, Babak Sahib is not an expert on spillway or dams. لیکن انہوں نے پوچھا ہے تو میں نے ڈیپارٹمنٹ سے کہا ہے کہ جواب دیں، تو یہ ہے کہ Spillway جو ہے It can not be constructed on earthen dam، یہ ایک ٹیکنیکل وہ ہے، تو ایک تو یہ ہو گیا، آخری سر! انہوں نے جو یہ کاسٹ کا کہا کہ 1215 ملین جو ٹیبل میں ہے، اگر اس کو Calculate کریں تو 1215 ملین آرہی ہے اور ادھر جو ہے 2336 ملین وہ آرہی ہے تو سر! یہ تو اب میں ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہیں، میں ان سے اس کے بارے میں بھی وہ کہہ رہا ہوں کہ وہ مجھے بھیجیں تاکہ میں یہاں پر جواب دے سکوں لیکن انہوں نے جو سپلیمنٹری کوئسچن Raise کیا ہے تو سر دست میں اس

کاجواب اس طرح دونگا کہ سر تین چیزیں انہوں نے مانگی ہیں، یہ سیکنڈ پورشن میں Dam embankment کے بارے میں پوچھا ہے، اس کی Cost, expenditure، جو Spillway ہے، اس کے بارے میں جو Expenditure ہوا ہے اور یہ جو ایریگیشن چینلز یا سسٹم جو آگے جاکر بنتا ہے تو اس کے بارے میں پوچھا ہے لیکن سر! اب میں کنفرم کر رہا ہوں، مجھے ڈیٹیلز ابھی آجائیں گی لیکن چونکہ ڈیم کی کاسٹ میں صرف یہ تین چیزیں تو آتی نہیں، اس کی فیزیبیلٹی بھی ہوئی ہو گی، ہوئی بھی ہے، Obviously feasibility کے بغیر تو ڈیم بن نہیں سکتا، سٹڈیز ہوئی ہو نگی اور اس کے بارے میں جو کاسٹ ہے، تو اگر بابک صاحب چاہتے ہیں تو میں ڈیپارٹمنٹ کو یہ بھی ڈائریکشن دے رہا ہوں کہ ان تین چیزوں کے علاوہ جو بابک صاحب نے مانگی تھیں، ایک ایک چیز پر جتنا خرچہ ہوا ہے اور یہ 2336 ملین جو خرچ ہوئے ہیں تو اس کا 'بریک اپ' دیا جائے کہ یہ سارے پیسے چونکہ اسی ڈیم پر خرچ ہوئے ہیں لیکن وہ 'بریک اپ' اگر مانگ رہے ہیں تو میں ریکویسٹ یہی کروں گا کہ ان کو مل جائے گا، وہ دیکھ لیں۔ سر! اس کے علاوہ ایک اور یہ ہے کہ یہ ڈیم جو ہے، It is financed by the Federal Government. ، ایک تو یہ ایک انفارمیشن ہے For the honourable کہ فیڈرل انسپکشن ٹیم وہ بھی Regularly اس کو Inspect کرتی رہی ہے۔ آخر میں چونکہ بابک صاحب نے Raise کیا، وہ ہمیں دعوت تو نہیں دیتے، وہ کہتے ہیں آجائیں لیکن وہاں پر دعوت ہمیں نہیں دیتے کہ ہم آجائیں، لیکن اگر وہ چاہتے ہیں تو میں یہیں سے I will direct Irrigation Department، سیکرٹری ایریگیشن بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہاں پر ایک ٹور منعقد کیا جائے اور اس وقت تو یہ سی ایم صاحب کے پاس محکمہ ہے تو اگر سی ایم صاحب جا سکتے ہیں وہ جائیں، اگر منسٹرز کو Depute کرتے ہیں، وہ جائیں، بابک صاحب ہوں گے، وہاں پر جو بھی Relevant لوگ ہوں گے تو ایک ٹور منعقد کر لیا جائے تاکہ On the ground ہم جاسکیں، 'سپل وے' کو بھی دیکھ سکیں، Dam embankment کو بھی دیکھ سکیں اور وہاں پر ان شاءاللہ ساری چیزیں گراونڈ پر دیکھ سکیں جی۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، میرے خیال میں اچھی تجویز ہے، آپ کو کھانا بھی کھلانا پڑیگا اور۔۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: اچھی تجویز ہے، میرے خیال میں پچھلی جو فیڈرل حکومت تھی وہ مسلم لیگ کی تھی تو حکومت کو میرا چیلنج بھی قبول کرنا چاہیئے کہ اس کو نیب کو دے دیتے ہیں میرے خیال میں، میرے خیال میں اس کو نیب کو دے دیتے ہیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے،.Sir, we are open، سر! ایک تو ایک اصولی بات میں کرلوں۔

جناب سردار حسین: فیڈرل حکومت تو مسلم لیگ کی تھی ناں، کرپشن تو انہوں نے کی ہو گی ناں۔

وزیر قانون: تو سر! میں ایک اصولی بات بتا رہا ہوں، بابک صاحب جو آفر کر رہے ہیں، اس گورنمنٹ کے جتنے بھی پراجیکٹس ہیں، صرف یہ پراجیکٹ نہیں، آن دی فلور آف دی ہاؤس میڈیا بھی موجود ہے، آن دی فلور آف دی ہاؤس۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: میڈیا کی موجودگی میں، پچھلی حکومت مسلم لیگ کی تھی، نیب کو دے دیتے ہیں۔

وزیر قانون: سر! سن لیں ناں،We are very open, we are very transparent، اگر کسی کو بھی اس کے بارے میں کوئی بھی شکایت ہے، ہم نے کسی کو روکا ہوا، بابک صاحب جائیں، نیب میں جمع کریں تاکہ وہ Investigate کرسکے، سر! اگر میری نالج میں آپ لائیں اگر کوئی بھی اتنی چیز ہوئی ہو گی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: No cross talks, please.

وزیر قانون: اتنی بھی کوئی چیز ہوئی ہو گی۔ We will go to the NAB, we will go to any accountability body.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے 'ریسپانڈ' کر دیا،'Question's hour' is over۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: مجھے جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا کہ آپ کوئی لے آتے ہیں، ادھر آپ کے پاس ڈیپارٹمنٹ کو لیکر۔

جناب سردار حسین: ایک بات کرلوں سر۔

جناب سپیکر: یس۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! یہ اس طرح پھر نہیں چلے گا، یہ تو کرپشن کے خلاف ہے تو میں ثبوت کے ساتھ کہہ رہا ہوں اور میں فلور آف دی ہاؤس چیلنج کرتا ہوں تو قبول کریں، پراجیکٹ بھی فیڈرل حکومت کا

ہے، کہتے ہیں کہ ہم بڑے اوپن ہیں، ہم کرپشن کے خلاف ہیں، چوروں کو پکڑ رہے ہیں، میں نشاندہی کر رہا ہوں، عوامی نیشنل پارٹی کا سردار حسین بابک چیلنج کرتا ہے چیلنج کہ 1800 ملین، یہ کون ماننے کو تیار ہے، Detailed design پہنچ سکتا ہے 900 ملین کو، 1000 ملین کو، 2336 میں کدھر پہنچ گیا، آپ کہتے ہو کہ ڈیم کمپلیٹ ہے اور آپ یہ بھی کہتے ہو کہ جو چینلز ہیں، اضافی انفراسٹرکچر پر کام ہی نہیں ہونا ہے، ڈیم اگر کمپلیٹ ہے تو آٹھ ہزار دو سو ایکڑ اراضی آپ مزید، جب میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ اسی علاقے میں گنجائش ہے آبپاشی کے لئے، آپ کہتے ہو کہ نہیں ہے، دوسری طرف آپ کہتے ہو کہ آٹھ ہزار دو سو ایکڑ زمین وہ مزید سیراب ہونی ہے، ڈیم کمپلیٹ ہو گیا، کدھر سے کروگے، دوسرا ڈیم بناؤ گے؟ جناب سپیکر! اس طرح سے نہیں چل سکتا، جناب سپیکر! یہ کھل کے اور یہ صرف ایریگیشن کا ایک پراجیکٹ نہیں ہے، ان شاء اللہ ابھی مزید پراجیکٹس نے بھی آنا ہے، ہم دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں اور آج میڈیا کے سامنے میں نے چیلنج کیا، یہ چیلنج قبول نہیں کرتا ہے، اوپر سے اخبارات میں بیانات دیتے ہیں کہ ہم کرپشن کا خاتمہ کرتے ہیں، کیوں اس چیلنج کو قبول نہیں کرتے؟ قبول کرلیں یہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت علی یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات)</u>: شکریہ جناب سپیکر! بابک صاحب ہمارے سینئیر پارلیمنٹیرین ہیں، منسٹر رہے ہیں، ان کو زیادہ ان چیزوں کا علم ہے، یہ جو بات کر رہے ہیں جناب سپیکر، میرے خیال سے یہ اس طرح کی تقریریں ہم اگر باہر جلسوں میں کریں تو وہ اچھی لگیں گی لیکن اگر واقعی سیریس ہیں کہ ہم کوئی بھی، اگر حکومت کے خلاف کوئی بھی ایشو ہے تو اس کے لئے تو نیب کا ادارہ موجود ہے، وہ ہمارے یہاں مطالبے کرنے سے روکا کس نے کہ ہم سے مطالبہ کیا جارہا ہے؟ ہماری تو جو بھی چیزیں، منسٹر صاحب نے کہہ دیا کہ ہر چیز اوپن ہے، تمام ادارے اوپن ہیں، اس ایریگیشن کے علاوہ اگر کوئی اور ادارے کے خلاف بھی آپ کے پاس ثبوت ہیں، بالکل جائیں نیب کو، ہمیں خوشی ہو گی، ہم کرپشن کے خلاف کھڑے ہیں، ان شاء اللہ ڈٹ کر کھڑے ہیں (تالیاں) اور ہم آج آپ کو، یہ میرے بھائی ہیں بابک صاحب، میرے کلاس فیلو بھی ہیں، میرے بہت اچھے دوست ہیں، میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ یہاں پر چیلنج دینے کی بجائے، ڈاکومنٹس لیکر نیب کے پاس چلیں، ہمیں بلائیں ہم آئیں گے ان شاء اللہ،

جس طرح یہاں جواب دیا اپنے ادارے کے لئے، وہاں بھی دینگے، غلطی ثابت ہو، جو سزا دیں ہم اس کے لئے حاضر ہیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر شوکت علی یوسفزئی میرا دوست بھی ہے، میرا بھائی بھی ہے، جناب سپیکر! میں نے اتنی بڑی بات نہیں کی ہے، Whistle-blower آپ لائے ہیں اور سارے ملک میں یہ کریڈٹ لینے کی کوشش کرتے ہیں کہ جو بندہ جو شہری نشاندہی کرے گا تو اس کو ہم Thirty percent دینگے، میں ڈیمانڈ نہیں کرتا، وہ میں آپ کے حصے میں ڈالونگا، وہ Thirty percent میں آپ کے حصے میں ڈالوں گا لیکن یہ کیا بات ہوئی جناب سپیکر؟ (تالیاں) میرا بھائی مجھے کہتا ہے کہ نیب میں چلے جائیں، میرے پیارے بھائی، میرے محترم بھائی! نیب آج کل لاڈلوں کے خلاف کیسز نہیں لے رہے ہیں (تالیاں) وقت آئے گا، ایک وقت آئے گا جب لاڈلوں کے خلاف کیسز لیں گے تو پھر ہم وہاں پر جائیں گے، ابھی تو نیب لاڈلوں کے خلاف، لاڈلوں کے مخالفین کو انتقام کا نشانہ بنا رہے ہیں تو اسی لئے ہم اسمبلی فلور پر یہ چیزیں لا رہے ہیں بہت اچھا ہوتا کہ اگر نیب ہمارے کیسز لے لیتے تو Definitely میں Directly نیب میں چلا جاتا لیکن کاش اس طرح نہیں ہے، آج کل زمانہ بدل گیا ہے، ابھی آپ لوگوں کی باری ہے، جو کچھ آپ لوگوں نے کرنا ہوتا ہے وہ آپ لوگ کر سکتے ہو، یہ دوسروں کو نیب نے پکڑنا ہے، آپ لوگوں کو پکڑنا نہیں ہے، تو میں جناب سپیکر! پھر یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو Detailed discussion کے لئے منظور کیا جائے تو پھر آپ کی مہربانی، میں کیا کر سکتا ہوں اور؟

جناب سپیکر: جی شوکت علی یوسفزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: میرے خیال سے ہمیں اس طرح کے غیر ذمہ دارانہ بیانات نہیں دینے چاہئیں، نیب ایک ادارہ ہے اور جس نے بنایا ہے وہ دونوں اس کی زد میں آچکے ہیں، ہم نے اس ادارے کو نہیں بنایا، نہ اس میں کسی کو اپوائنٹ کیا ہے، جو لوگ پہلے سے تھے وہی کام کر رہے ہیں اور ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کو سپورٹ کریں کہ جس نے کرپشن کی ہے، اگر ہم نے کی ہے تو ہمیں پکڑے، جس نے بھی کی ہے، میرے خیال سے یہ جو لفظ ہے 'لاڈلہ'، ہاں ایماندار ی کے خلاف کارروائی نہیں ہو سکتی ہے، ہم ایمانداری کر رہے ہیں، ہم آپ کو بھی اپنے ساتھ ملا رہے ہیں، (تالیاں) ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آجائیں، بالکل

آجائیں، آپ کے پاس جو ثبوت ہے، دیکھیں اگر ہم اداروں کے خلاف یہاں بات کریں گے، یہ کتنی افسوس کی بات ہے، اگر ایک بندہ بلین بلین کی کرپشن کرلے، اگر اس کے خلاف کارروائی شروع ہوتی ہے، جی انتقامی کارروائی ہے، تو دیکھیں اس طرح نہیں ہو گا، جس جس نے جو وقت گزارا ہے حکومت کے اندر، ہمارے پانچ سال ہوئے ہیں جناب سپیکر! مجھ سے شروع کیا جائے، میں آفر کرتا ہوں سب کو، مجھ سے شروع کیا جائے، پانچ سال کا مجھ سے حساب مانگا جائے، میں نہیں دے سکا تو میں اسمبلی نہیں آؤں گا، یہ تو نہیں ہے کہ میں نے کرپشن کی ہے، میں نے وہاں باہر Assets بنائے ہیں، میں جواب بھی نہ دوں اور میں کہوں کہ نہیں جی میرے خلاف کوئی کارروائی بھی نہ کریں، تو میرے خیال سے یہ زیادتی ہو گی، یہ پہلا موقع اللہ نے ہمیں دیا ہے، یہ پاکستان ٹریک پر آرہا ہے، احتساب شروع ہو چکا ہے، ہمیں سپورٹ کرنا چاہیئے، بابک صاحب ایماندار آدمی ہوں گے، میں چاہتا ہوں کہ اس طرح کے ایماندار لوگ آئیں، ان اداروں کو سپورٹ کریں تاکہ اس ملک سے کرپشن ختم ہو۔

Mr. Speaker: Last word, Minister Law.

وزیر قانون: اس میں میں آخری ریکویسٹ کرنا چاہ رہا ہوں سر! (مداخلت) اگر 'وائنڈ اپ' کرنا ہے، پھر میں بیٹھ جاتا ہوں سر! میں صرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مطمئن ہو گئے جواب سے۔

وزیر قانون: سر، میں صرف اتنا کہنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: میں نے ریکویسٹ کی کہ اس کو Detailed discussion کے لئے منظور کیا جائے، میں اور کیا کر سکتا ہوں؟

Mr. Speaker: Last word.

وزیر قانون: میں صرف اتنا کہنا چاہ رہا ہوں سر! کہ بابک صاحب نے خود کہا کہ اب نیب کو یہ کیس جانا چاہیئے، جب ہم نے کہا اور آپ کو جب شوکت صاحب نے منسٹر صاحب نے، جواب دیا کہ اگر آپ کے پاس کوئی Solid proof ہے، بالکل اگر ہے تو ہم شک نہیں کر رہے ہیں، اس طرح آپ نے غصے ہو کر، اگر آپ کے پاس کوئی Solid proof ہے، آپ نے خود کہا ہے کہ نیب کو جانا چاہیئے تو آپ جائیں نیب

کے پاس، ہم نے کہا ہے کہ ہم نے روکا نہیں ہے تو پھر آپ کہہ رہے ہیں کہ نہیں نیب کے اوپر ہمیں اعتماد نہیں ہے، تو وہ پھر آپ نے اپنی ہی بات کی تردید کر دی۔ سر! تیسرا آپ نے ڈسکشن کا کہا، We are not running from any discussion, let it be put to, rule 48 کے نیچے میں تو اوپن جس طرح ہم کہہ رہے ہیں ہم اوپن ہیں Rule 48 کے تحت آپ ڈسکشن کے لئے ریکویسٹ کریں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! آپ نوٹس دے دیں Rule 48 کے تحت۔

وزیر قانون: وہ جو فورم چاہ رہے ہیں، اسی فورم پر ہم جائیں گے۔

جناب سپیکر: نوٹس دے دیں جی۔ 'Question's hour' is over'۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

410 _ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے نومبر 2018 کے دوران ضلع ٹانک میں آبپاشی کے ٹیوب ویلز منظور ہوئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع ٹانک میں کتنے ٹیوب ویلز منظور ہوئے ہیں، کتنے ٹیوب ویلوں پر کام جاری ہے اور کب تک مکمل ہو جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) گومل زام ایریگیشن ڈویژن ڈیرہ اسماعیل خان کی حدود میں ضلع ٹانک کے لئے 2013 سے لیکر 2018 تک کل 08 عدد سولر ٹیوب ویلز آبپاشی کے لئے منظور کئے گئے ہیں جس میں ابھی تک 02 عدد ٹیوب ویلز مکمل ہو چکے ہیں اور فنکشنل ہیں جبکہ بقیہ چھ عدد سولر ٹیوب ویلز پر کام جاری ہے۔

(ب) فنڈز کی کمی کی وجہ سے ٹیوب ویلز پر کام مکمل نہیں ہو سکا، ٹیوب ویلوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. Mamrez Jamal Awan (Solarization & Pump House along with Boundary wall).

2. Installation of Solar System on Existing Irrigation Tubewell in village Sher Ali Union Council Gul Imam (Only Solarization & Boundary Wall)

جن پانچ عدد آبپاشی ٹیوب ویلوں پر کام جاری ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) انسٹالیشن آف سولر ایریگیشن ٹیوب ویل شاہ عالم یونین کونسل۔ ٹینڈر کے بعد ٹیوب ویل بور مکمل ہو چکا ہے، پمپ ہاؤس بھی تیار ہے اور سولر پاور کی سپلائی پر کام جاری ہے۔

(ii) انسٹالیشن آف سولر ایریگیشن ٹیوب ویل اماخیل یونین کونسل۔ ٹینڈر ہو چکا ہے تاہم فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے کام شروع نہیں ہو سکا۔

(iii) انسٹالیشن آف سولر ایریگیشن ٹیوب ویل یونین کونسل سٹی۔1 ٹانک۔ ٹینڈر ہو چکا ہے اور عنقریب کام شروع ہو جائے گا۔

(iv) انسٹالیشن آف سولر ایریگیشن ٹیوب ویل کرامت خان ملازئی۔ ٹینڈر ہو چکا ہے اور عنقریب کام شروع کیا جائے گا۔

(v) انسٹالیشن آف سولر ایریگیشن ٹیوب ویل کالو پلنگی بور مکمل ہو چکا ہے پمپ ہاؤس پر کام جاری ہے تاہم سولر کا کام بوجہ عدم دستیابی فنڈز شروع نہیں ہو سکا۔

(vi) انسٹالیشن آف سولر ایریگیشن ٹیوب ویل C/O کرنل منان کنڈی۔ ٹینڈر ہو چکا ہے اور عنقریب کام شروع کیا جائے گا۔

محکمہ نے صوبائی حکومت سے اضافی فنڈز کی درخواست کی ہے۔ مطلوبہ فنڈز مہیا ہونے پر ان شاء اللہ 2019-20 میں ٹیوب ویلز مکمل ہو جائیں گے۔

399 _ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ٹانک میں جولائی 2013 سے نومبر 2018 تک زمین کی حفاظت (Soil Conservation) کی مد میں کتنا فنڈز آیا اور کہاں کہاں تقسیم ہوا؟ مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری و امداد باہمی): (الف) محکمہ ہذا کو ضلع ٹانک میں جولائی 2013 سے نومبر 2018 تک ڈسٹرکٹ فنڈ میں 86 لاکھ اور ترقیاتی فنڈ میں ایک کروڑ 90 لاکھ

رقم زمین کی حفاظت کی مد میں موصول ہوئی. جسکی تقسیم کی تفصیل منسلک ہے۔(تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)

430 _ میاں نثار گل: جناب میاں نثار گل کیاوزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کہ سال 2002 سے لیکر 2013 تک اور 2013 سے لیکر 2018 تک ضلع کرک میں کتنے ڈیمز بنے ہیں؟ انکی تفصیل اور لاگت علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے نیز مخ بانڈہ ڈیم کی تعمیر کے لئے فیزیبل ہے یا نہیں، اگر ہے تو حکومت کب تک اس کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؛

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) محکمہ ہذا نے سال 2002 سے لیکر 2013 تک ضلع کرک میں مندرجہ ذیل چار عدد ڈیمز بنائے ہیں جس کی لاگت کی تفصیل ہر ایک کے سامنے درج ہے:

1۔ شرقی ڈیم ضلع کرک تخمینہ لاگت 199.06 ملین روپے۔

2۔ چنغوز ڈیم ضلع کرک تخمینہ لاگت 196.91 ملین روپے۔

3۔ لواغر ڈیم ضلع کرک تخمینہ لاگت 510.188 ملین روپے۔

4۔ کرک ڈیم ضلع کرک تخمینہ لاگت 291.333 ملین روپے۔

اس کے علاوہ محکمہ ہذا ہی نے سال 2013 سے لیکر 2018 تک ضلع کرک میں درجہ ذیل دو عدد ڈیمز تعمیر کئے ہیں اور ایک عدد ڈیم یعنی لتمبر ڈیم پر کام اکتوبر 2016 سے جاری ہے اور ان شاء اللہ جون 2019 میں مکمل ہو جائے گا۔

1۔ مردان خیل ڈیم ضلع کرک تخمینہ لاگت 418.133 ملین روپے۔

2۔ غول بانڈہ ڈیم ضلع کرک تخمینہ لاگت 403.460 ملین روپے۔

3۔ لتمبر ڈیم ضلع کرک تخمینہ لاگت 726.50 ملین روپے۔

لہٰذا مذکورہ بالا تفصیلات کی روشنی میں ضلع کرک میں تعمیر شدہ ڈیموں کی تعداد سات عدد ہو جائے گی۔

علاوہ ازیں مخ بانڈہ ڈیم سائٹ ضلع کرک کے تعمیر کے بارے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ اس ڈیم سائٹ کی Feasibility Study اور Detailed Design ہو چکا ہے اور رپورٹ کے مطابق یہ Site ڈیم

کی تعمیر کے لئے موزوں ہے اور سال 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

448 _ صاحبزادہ ثناءاللہ: کیاوزیر زکواۃ وعشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کے تمام اضلاع میں سکیل 2 سے 18 تک بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبے میں کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے ٹیکنیکل، نان ٹیکنیکل، کلریکل، انتظامی آفسران اور کلاس فور ملازمین کی تعداد، نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ وڈومیسائل کی تفصیل ادارہ وائز فہرست فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ملازمین جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر بھرتی ہوئے ہیں انہیں مستقل کیا گیا یا ان کو ترقی دی گئی ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ، ڈومیسائل کی تفصیل ادارہ وائز فہرست فراہم کی جائے۔

جناب محمود خان (وزیراعلیٰ): (الف) جی ہاں، سال 2013 سے 2018 تک محکمہ زکواۃ و عشر میں ازروئے قانون صوبے کے تمام اضلاع میں سکیل 3 سے 17 تک کے مختلف آسامیوں پر تقرریاں ہوئی ہیں:

(i) وضاحت کی جاتی ہے کہ محکمہ زکواۃ و عشر میں مذکورہ مدت کے دوران کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز بنیادوں پر کوئی بھی تعیناتی نہیں کی گئی ہے البتہ مستقل بنیادوں پر سکیل تین سے سترہ تک بھرتی ہونے والے کلریکل، انتظامی افسران اور کلاس فور ملازمین کے نام ولدیت، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ محکمہ زکواۃ و عشر میں کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز بنیادوں پر کوئی بھی تعیناتی نہیں کی گئی ہے۔

442 _ صاحبزادہ ثناءاللہ: کیاوزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سال 2018 تک محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کے تمام اضلاع میں سکیل دو سے اٹھارہ تک بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر میں مذکورہ عرصہ کے دوران کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے ٹیکنیکل، نان ٹیکنیکل، کلریکل، انتظامی آفسران اور کلاس فور ملازمین کی تعداد، نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ، ڈومیسائل کی تفصیل ادارہ وائز فہرست فراہم کی جائے نیز جو ملازمین کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز پر بھرتی ہوئے تھے اور بعد میں انہیں مستقل کیا گیا ان کو ترقی دی گئی، ان کے بھی نام ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ، ڈومیسائل کی تفصیل ادارہ وائز فہرست فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) کہ محکمہ میں سال 2013 سے لیکر 2018 تک سکیل دو سے لیکر اٹھارہ تک کل 1296 لوگ بھرتی ہوئے ہیں سکیل اٹھارہ میں بھرتی نہیں ہوئے یہ پروموشن پوسٹ ہے۔ سیکرٹریٹ کی سطح پر 10 ملازمین صوبائی اسمبلی کے ریگولرائزیشن ایکٹ 2017 کے تحت مستقل ہوئے۔ جن میں دو ملازمین سکیل اٹھارہ میں ریگولر ہوئے ہیں اس میں سے مزید چار افراد بھرتی ہوئے تفصیل لف ہے۔ مزید بر آں کہ ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ کی بھرتی اس عرصے میں نہیں ہوئی ہے سرٹیفیکیٹ لف ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: سردار رنجیت سنگھ، ایم پی اے 28-12-2018؛ میاں شرافت علی، ایم پی اے 28-12-2018؛ جناب فیصل آمین خان، ایم پی اے 28-12-2018؛ محترمہ آسیہ اسد، ایم پی اے 28-12-2018؛ حاجی انور حیات، ایم پی اے 28-12-2018؛ جناب افتخار علی، ایم پی اے 28-12-2018؛ مس ثمر بلور، ایم پی اے 28-12-2018؛ نوابزادہ فرید صلاح الدین 28-12-2018؛ جناب فضل حکیم، ایم پی اے 28-12-2018؛ جناب شکیل بشیر خان، ایم پی اے 28-12-2018؛ جناب کامران بنگش، ایم پی اے 28-12-2018؛ صاحبزادہ ثناء اللہ آج کے لئے؛ عائشہ بانو آج کے لئے؛ عاقب اللہ خان آج کے لئے اور اکبر ایوب خان آج کے لئے؛ Leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

آسیہ اسد Correct کر لیں۔ اچھا، اس میں چونکہ آج Friday بھی ہے اور کچھ اور آئٹمز کی ڈسکشن بھی ہے، اور نگزیب نلوٹھا صاحب نے بھی بات کرنی ہے، تو یہ تھوڑی سی لیجسلیشن ہے، یہ پانچ چھ منٹ میں ختم کر کے۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں، میرا لیگل پوائنٹ ہے۔ سر! Rule 42 کے مطابق Thursday جو ہوتا ہے That was fixed for the Private Member Business اور یہ دوسرا تیسرا ہفتہ ہے کہ ہمارے Thursday کو چھٹی ہوتی ہے، تو میں یہ گزارش کروں گا، کیونکہ ہمارا پرائیویٹ ممبر بزنس پڑا ہوا ہے، ہماری ریزولیوشنز ہیں، ہمارا اور بھی ہے تو تیسرا ہفتہ جارہا ہے، دوسرا یہ کہ Thursday کو ہماری سیشن کی Sitting کی چھٹی ہوتی ہے تو آپ مہربانی کر کے سیکشن 22 کو Observe کر کے کسی اور دن کو آپ بریک کر لیں لیکن ان کو نہ کریں کیونکہ یہی ایک دن ہفتے میں ہمیں ملا ہے تاکہ اس میں ہم اپنے بزنس کے بارے میں بات کر لیں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Noted.
Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you.

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب صرف ایک دو بلز، جلدی وہ Consideration stage ہے، اس کے بعد میں آپ کو فلور دے دیتا ہوں تاکہ یہ ختم ہو جائے پھر آپ بات کر لیں، آپ کی بات بڑی Important ہے I give you time۔

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(صوبے کے زیر انتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات میں قوانین کا تسلسل مجریہ 2018)

Mr. Speaker: Items No. 8 and 9; Consideration and Passage Stages of the Khyber Pakhtunkhwa, Continuation of Laws in Erstwhile Provincially Administered Tribal Areas. یہ اس دن سے Continuation ہے، میں آپ کو۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں، میں اس پر ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی!

جناب عنایت اللہ: تھینک یو سر! یہ جو امنڈمنٹ آپ لا رہے ہیں، میں لاء منسٹر کی توجہ چاہوں گا۔ Khyber Pakhtunkhwa Erstwhile PATA, Provincially Administrated Tribal Areas کے حوالے سے لا رہے ہیں، یہ جو آئین کے اندر مشرف دور کے بعد جب مشرف نے Takeover کیا اور Seventeenth amendment میں Article 270AA کے نام سے ایک آرٹیکل کے ذریعے مشرف دور کے تمام جو اقدامات ہیں، سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب!

جناب عنایت اللہ: یہ جو آپ کی امنڈمنٹ ہے یہ جو آپ کے Erstwhile PATA Provincially Administrated Tribal Areas کے اندر لاز کی Continuation کا بل ہے، اس کو میں اسی طرح سمجھتا ہوں کہ جب مشرف نے Takeover کیا اور اس کے بعد پی سی او کے تحت انہوں نے جتنے Orders/regulations جاری کیے، ان کو آئین کے Article 270AA کے تحت Seventeenth amendment میں پروٹیکشن دی گئی اور اس کی ڈیٹیلز اسمبلیوں کے اندر نہیں اس کیں اور نتیجتاً اس کے بعد پھر اس کے جو نتائج ہیں، ان کو بھگتتے رہے آپ، جب 246 اور 247 آئین کے اندر موجود تھے اور اسمبلیاں In power نہیں تھیں، لیجسلیشن نہیں کر سکتی تھیں، یہ جو چیزیں آپ اب PATA کے اندر اس کو Continuation دے رہے ہیں، یہ وہ چیزیں ہیں کہ جو گورنر کی Approval سے اور پریذیڈنٹ کی Approval سے وقتاً فوقتاً جو ریگولیشنز ایشو ہوئے ہیں اور اس میں ان ریگولیشن کی ڈیٹیلز نہیں ہیں کہ اس میں ہم Threadbare discussion کر سکیں اس پر، اور اس کو آپ بغیر کسی ڈسکشن کے بغیر کسی تفصیلات لانے کے آپ اسمبلی کے اندر لا رہے ہیں تو ظاہر ہے جو قانون سازی اسمبلی کے اندر ہو گی، اس کو دیکھا جائے گا کہ وہ Fundamental rights سے Contradict تو نہیں کرتی ہے؟ میں نے امنڈمنٹس بھی اس میں لائی ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں، کہ جب تک آپ اس کے لئے تمام پارلیمانی لیڈرز پر مشتمل ایک سلیکٹ کمیٹی نہیں بناتے ہیں یا Law and

Parliamentary Affairs کی متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کو نہیں بھیجتے ہیں اور اس کے اندر جو موورز ہیں ان کو موقع نہیں دیتے ہیں اس کی جو ڈیٹیلز آف ریگولیشن آف لاز ہیں وہ ان کے سامنے پیش نہیں کرتے ہیں تو مجھے یہ زیادتی لگتی ہے کہ پھر آپ صرف ایک Sentence لکھیں کہ جو Erstwhile PATA کے اندر لاز اور ریگولیشنز تھے وہ لاز اینڈ ریگولیشنز جو ہیں، ان کو ہم Continuation دینا چاہتے ہیں، بھائی! اس کو Continuation دے دیں لیکن پہلے اس کو ہمارے ساتھ ڈسکس کریں، اس کی ڈیٹیلز ہمیں دے دیں تا کہ ہم اس کو پڑھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: کہ ان لاز اور ریگولیشنز کے اندر کیا چیز ہے؟ تو میری Recommendation یہ ہو گی کہ آپ بے شک اس کے لئے ایمرجنسی کے طور پر یہ کام کریں، ہم Positive رہیں گے، ہم ان کو یہ ایشورنس دلاتے ہیں کہ ہم Positive رہیں گے لیکن ہم دیکھنا تو چاہیں گے کہ ان ریگولیشنز کے اندر کیا ہے، ان لاز کے اندر کیا ہے؟ ان لاز کی ڈیٹیل آپ نے اس کے ساتھ نہیں دی ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر یہ اس وقت ایک لیگل ضرورت ہے کہ جو بل ہم نے پیش کیا ہے اسمبلی میں اور آج ہم Consideration Stage پہ ہیں، یہ ایک لیگل ضرورت ہے اور یہ بار بار Explain ہو بھی چکا ہے اس ہاؤس کے اندر کہ یہ وہی قوانین ہیں جو پہلے سے چلے آرہے ہیں اور جو محدود ہیں اس ایریا تک جس کو پہلے PATA یعنی Provincially Administered Tribal Areas کہا جاتا تھا، تو اس وقت ایک لیگل خلاء ہے کیونکہ آرٹیکل 247 جو ہے، وہ 25th آئینی ترمیم کے بعد ختم ہو چکا ہے، اس کے نیچے یہ جتنے بھی ریگولیشنز اور سر! اس میں بہت اچھے قوانین ہیں، مثلاً شرعی نظام عدل For example مثلاً Action in aid of civil power اس طرح اور بہت زیادہ قوانین ریگولیشنز، نوٹیفکیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! میری ریکویسٹ یہی ہو گی کہ Consideration Stage ہے، Important piece of legislation ہے جی۔

جناب سپیکر: اس میں بن بھی نہیں سکتی کوئی سپیشل کمیٹی، وہ ٹائم گزر گیا ہے۔

Consideration continued ہے، Amendment in Clause 3 of the Bill has already been moved by Malik Zafar Azam Sahib MPA, now the motion before the House is-----

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر! میں۔

جناب سپیکر: جی! آپ تو تھے ہی نہیں اس دن،

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? آپ نے Withdraw کر لی تھی نا؟

جناب ظفر اعظم: میں نے Withdraw نہیں کی تھی لیکن یہ Defer ہوا تھا تا کہ آپس میں بیٹھ کر اس پر صلاح مشورہ کر لیں، ہمارے اپوزیشن لیڈر جو ہیں وہ بھی نہیں ہیں، لاء منسٹر صاحب کو پتہ ہو گا کہ انہوں نے ان کے ساتھ صلاح مشورہ کیا ہے، ہمارے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ کیا کہ نہیں؟ میرا صرف کونسپن یہ ہے جی کہ PATA میں تقریباً دو قسم کے قوانین تو Already نافذ ہیں، ایک شریعت کورٹ ہے، ایک مجسٹریٹی نظام ہے اور تیسرا آرہا ہے یہ ریگولیشنز جو گورنر صاحب نے ٹائم ٹو ٹائم کیا ہے، اب پریذیڈنٹ صاحب نے کیا ہے، تو یہ تو ادھر کھچڑی بنتی جا رہی ہے اور بڑی قانون سازی ہے، قانون سازی میں بڑی احتیاط ہونی چاہیئے جی، پھر میں نے مطالبہ کیا کہ چلو لے آؤ، یہ بھی ان کی Continuation میں لے آؤ لیکن ٹائم فریم تو دے دیں، میں نے یہی Proviso نئی جو Adopt کی ہوئی ہے کہ بھائی ایک سال کے اندر اندر آپ اس پر فیصلہ کریں، انہوں نے تو ٹائم کا بھی فیصلہ نہیں کیا ہے اور ہمارے لیڈر صاحب کے ساتھ بھی نہیں بیٹھے، میرے خیال میں نہیں بیٹھے۔

Mr. Speaker.: Law Minister! Time is short.

وزیر قانون: سر! یہی ریکویسٹ ہے، Consideration Stage ہے سر، اس لیجسلیشن کو آگے بڑھنے دیں، میری یہی ریکویسٹ ہے سر۔

جناب سپیکر: اوکے جی۔

جناب عنایت اللہ: سر یہ ہمارے علاقے کے حوالے سے قانون سازی ہو رہی ہے، ہم آپ سے ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ ڈیٹیل ہمارے ساتھ شیئر کریں تاکہ ہم اس پر Respond کر سکیں، ہم آپ کو Next یہ دے رہے ہیں کہ آپ نے Commitment کی ہے کہ آپ کو ہمارے علاقے کے، ہم اس لیجسلیشن کا تو حصہ نہیں بنیں گے کیونکہ اگر PATA Provincially Administrated Tribal Areas کی ہمیں تفصیل معلوم نہیں ہو گی کہ کونسے لاز ہیں جن کو آپ Continue کرنا چاہتے ہیں اور کیا وہ لاز Fundamental rights کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں کہ نہیں رکھتے، آئین کی بنیادی Clauses کے ساتھ وہ مطابقت رکھتے ہیں؟ This is our fundamental right، آپ ہمیں تفصیل بتا دیں کہ کونسے لاز ہیں، آپ نے Action in aid to civil power کی بات کی، یہ اتنا خوبصورت اور بہتر لاء ہے تو آپ اس کو پشاور میں بھی Implement کریں، Action in aid to civil power اگر اتنا خوبصورت لاء ہے تو چیف منسٹر-----

جناب سپیکر: The Law Minister has already said on the floor of the House کہ بھائی وہ ان چیزوں سے Agree نہیں کر رہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو آگے بڑھائیں لیجسلیشن کو، So, now I put before the House-----

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر! اس میں آپ کی چیئر نے رولنگ دی کہ اس کو Defer کر لیں Otherwise تو کس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اس پر Consultation ہوئی؟ ہمارے ایم پی ایز ہیں اور واقعی ان کے ایم پی ایز ہیں، ان کے لئے مصیبت بنے گی جی اور آپ کو ایک بات اور بتاؤں جی، یہ سارے PATA کے لئے جو آرڈیننس یا جو وہ ریگولیشنز جاری ہو چکی ہیں، یہ صرف اور صرف شریعہ کورٹ کے لئے بنے ہوئے ہیں کہ شریعہ کورٹ کو ختم کر رہے ہیں جی تو ہم چاہتے ہیں کہ اس کو، ہمارے ایم پی ایز اور ان کے ایم پی ایز کے لئے مصیبت بنے گی اور ہم نے اس لئے Defer کیا تھا کہ ہمارے ساتھ یہ بات کریں گے اور متفقہ لائیں گے ادھر اور آپ نے ایشورنس بھی دی تھی۔

جناب سپیکر: شوکت علی یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! ہمارا تعلق بھی ملاکنڈ سے ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، اس پر ڈیٹیل ہماری ابھی ڈسکشن ہوئی ہے نا، تو اس میں کسی قسم کا کوئی لاء ختم کیا جارہا ہے، یہ Continuation ہے، اس وقت بہت بڑا خلاء ہے وہاں پر، آپ کو یاد ہو گا کہ 1988 کے اندر کوئی تھوڑا بہت خلاء پیدا ہوا تھا تو ادھر کتنے حالات خراب ہوئے تھے، اب وہ خلاء پر کرنے کے لئے یہ بل لایا جارہا ہے، اس میں کسی قسم کا نہ تو کوئی اضافہ کیا جارہا ہے، نہ اس میں کمی کی جارہی ہے، جو لاء وہاں موجود ہے، اس کی Continuation کے لئے یہ بل پیش کیا جارہا ہے، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کیونکہ یہ ملاکنڈ کا ایشو ہے اور ہم سارے اس طرف بھی ملاکنڈ کے بیٹھے ہیں، یہاں بھی ملاکنڈ کے بیٹھے ہیں، اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے اتفاق نہ ہوسکے، جس طرح آپ وہاں جو ملاکنڈ کے بیٹھے ہیں جس طرح ان کو وہاں کے مفادات عزیز ہیں، اسی طرح ہمیں بھی مفادات عزیز ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اس میں کسی قسم کی کوئی ایسی بات نہیں ہوگی کہ جس سے وہاں کے لوگ اس سے Differ کریں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میرے خیال میں Last time یہی ڈسکشن رہی تھی اور پھر Detailed discussion کے بعد اس نتیجے پر ہم پہنچے تھے کہ ہم بیٹھیں گے، اسی ایک پر ہم سارے بیٹھیں گے ملاکنڈ ڈویژن کے جتنے ایم پی ایز ہیں، حکومتی لاء منسٹر صاحب نے بھی کہا تھا اور فلور آف دی ہاؤس لاء منسٹر نے کمٹمنٹ کی تھی، اب دوبارہ اسی شکل میں آپ یہ لوگ لا رہے ہیں اور دوبارہ وہی چیزیں دہرا رہے ہیں، تو میرے خیال میں یہ تو Fair نہیں ہے، فلور آف دی ہاؤس پر انہوں نے کمٹمنٹ کی تھی جناب سپیکر! اور Defer اسی لئے ہوا تھا تو میرے خیال میں یہ پھر کونسا طریقہ ہے؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون: سر! چونکہ ملاکنڈ ڈویژن سے تعلق ہے جو پہلے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو بابک صاحب بات کر رہے ہیں۔

وزیر قانون: یہی سر! میں کہہ رہا ہوں، اس میں اور تو کوئی کسی قسم کا اعتراض نہیں تھا، یہی ایک کنفیوژن تھی Basically اور وہ کنفیوژن یہ تھی کہ کوئی نیا ٹیکس تو لا گو نہیں ہو رہا ہے، یہ کنفیوژن، Basically اسی چیز سے سارے جو ایشوز تھے وہ کھڑے ہوئے تھے سر! ہوا یہ کہ ان دنوں میں جب یہ اسمبلی سیشن شروع تھا تو جو ممبرز تھے ملاکنڈ ڈویژن سے جو میرے پاس آئے ہیں یا مجھ سے Contact کیا ہے تو I have tried and explained it to them (مداخلت) سر! میں بتا رہا ہوں، کمپلیٹ ہونے دیں پھر آپ جو بھی کہہ رہے ہیں، ابھی سر، یہاں پر جتنے بھی آنریبل ممبرز بیٹھے ہیں جن سے میں نہیں مل سکا اور یا ان کو Explain نہیں کر پایا، تو فلور آف دی ہاؤس پہ یہی میں کہہ رہا ہوں کہ ان کے جو خدشات ہیں کہ کوئی نیا ٹیکس لا گو ہو گا، No new tax is being imposed، ان علاقوں میں وہی قوانین ہیں جو پرانے چلے آرہے تھے، صرف ان کو Legal cover دینا ہے، تو میری ریکویسٹ یہی ہو گی کہ یہی ایشورنس میں نے ان کو دینی تھی، یہ ایشورنس میں ان کو بجائے یہ کہ میں Privately دوں، میں فلور آف دی ہاؤس پہ دے رہا ہوں، فنانس منسٹر بھی بیٹھے ہیں، تو فلور آف دی ہاؤس پر سر! یہی ایشورنس میں دے رہا ہوں، تو سر! اس کو آگے بڑھنے دیں اور لیجسلیشن ہونے دیں۔

جناب سپیکر: امنڈمنٹ میں بھی کافی مثبت بات کی ہے انہوں نے کہ۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: Sir! Laws and regulations which have been issued by the Governor House and with the approval of the President House ہم جاننا چاہتے ہیں کہ ان لاز اینڈ ریگولیشنز کے اندر کیا ہیں، اب وہ لاز وہ ریگولیشنز Fundamental right سے Contradict نہیں کر رہے ہیں؟ اس کی تفصیلات ہمیں چاہئیں، وہ تفصیلات اس بل کے اندر نہیں ہیں، وہ تفصیلات حکومت نے ہمیں نہیں دی ہیں، جب تک وہ تفصیلات جناب سپیکر صاحب! نہیں دی جاتیں We can not be part of this process، ظاہر ہے میں تو ایک ملاکنڈ ڈویژن کے رہائشی کی حیثیت سے جب اس پر ووٹنگ شروع ہو گی تو میں تو باہر جاؤں گا لیکن میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ At least provide us this opportunity ایک Detailed briefing اس پر کریں اور ہم اس کو دیکھ لیں، ہم ملاکنڈ ڈویژن کے رہنے والے ہیں، ہم سٹیک ہولڈرز ہیں، ہمیں کم از کم ملاکنڈ

ڈویژن کے تمام ایم پی ایز کو اور پارلیمنٹری لیڈرز کو بتائیں کہ کیا آپ کے ان لاز کے اندر ہے کہ جو آپ Extend کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: تیمور سلیم خان، منسٹر فنانس۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): سر! پہلے تو اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ملاکنڈ ڈویژن کی خاص طور پر پچھلے دس سال میں بہت بڑی Contribution رہی ہے صوبے کے لئے، جیسے دو تین بار Explain کیا، میں صرف یہ ریکویسٹ کروں گا کہ جو لاء منسٹر صاحب شاید کہہ رہے ہیں اور جو ہم نے بھی ایڈمنسٹریشن سے بریفنگ لی، ہم نے ان سے پوچھا کہ ہمیں ڈیٹیل ایک لسٹ دیں، اس میں چیلنج یہ ہے کہ اس میں لاز ہیں، ریگولیشنز ہیں، نوٹیفیکیشنز ہیں Over a period of time، تو وہ جو ہے اس کی ایک کمپلیٹ لسٹ Provide ہو نہیں سکتی، اب اس میں وہ کیا ہے، اب جو اصلی ایشو ہے جس کے ساتھ میرے خیال میں سیاست نہیں کھیلنی چاہیئے، وہ یہ ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں ایک Business usual نظام ہے، ایک نظام ہے جو کہ آرٹیکل 247 کے غائب ہونے کی وجہ سے Actually غائب ہو جاتا ہے، بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو کہ اپنے Colleagues سے بات کرتے ہوئے، اپوزیشن کے Colleagues سے بات کرتے ہوئے ملاکنڈ ڈویژن کے ایم پی ایز، ایم این ایز، لیڈرشپ، Citizens چاہتے ہیں، جیسے نظام عدل کی ہم نے بات کی کہ ان کو Legal protection ہو، تو پھر میری ریکویسٹ ہے Actually کہ اس قانون کے ساتھ تو اس لئے سیاست نہیں کھیلنی چاہیئے Because یہ تو اس Status کو Maintain کرتا ہے، اب اگر وہ لسٹ موجود ہوتی، اگر وہ لسٹ ایک منٹ میں دی جا سکتی ہے یا ایک ہفتے میں، Because وہ جتنا بھی ٹائم Compile کرنے کے لئے لیں گے اس میں شاید مہینے لگ جائیں تو اس مہینے میں ہم خلاء میں تو نہیں رہنا چاہتے، اس میں یہ ضرور اپوزیشن سے ریکویسٹ کروں گا، ضرور ہو سکتا ہے، اپوزیشن سے نہیں بلکہ ٹریژری کے بھی جو ملاکنڈ ڈویژن کے ایم پی ایز ہیں کہ اگر کوئی ایسے نوٹیفیکیشنز ہیں، اگر کوئی ایسے رولز ہیں جو کہ پھر ہم اس میں بعد میں Include نہیں کرنا چاہتے ہیں یا اس سے باہر لے جانا چاہتے ہیں، وہ پھر ہم Individually identify کریں اور پھر ان کو ہم Exclude کریں As amendments یا through proper process، Because اس میں یہ ہے کہ اگر ہے کیونکہ فی الحال تو یہ ہے کہ ہم

اگر ایک لسٹ اس میں Include کریں گے تو وہ Comprehensive ہو گی ہی نہیں Which means کہ بہت سی ایسی چیزیں ہوں گی جو کہ ملاکنڈ ڈویژن کے ایم پی ایز چاہتے ہیں کہ ان کو Legal cover ملے اور وہ نہیں مل سکتا، تو یہ تو اپوزیشن میں مجھ سے زیادہ Experienced legal brains ہیں اور انہیں پتہ ہے کہ This is the safe wayout, safe wayout اپنائیں ملاکنڈ ڈویژن کے اندر جو Legal umbrella ہے، اس کو Maintain کریں اور پھر ہمارے پاس ٹائم ہے، بہت ٹائم ہے، جو بھی چیزیں ہم نے نکالنی ہیں ان پر ہم اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کے ون بائی ون ان کو پھر ہم Exclude کر سکتے ہیں، یہ میری ایک ریکویسٹ ہے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! گورنمنٹ کی طرف سے نہ اس پر کوئی Presentation دی گئی ہے کہ اس لسٹ کے اندر، ان نوٹیفیکیشنز کے اندر، ان لاز کے اندر، ان ریگولیشنز کے اندر کیا چیزیں ہیں کہ جو آپ Extend کر رہے ہیں؟ تو ہم یہی سوال آپ سے پوچھ رہے ہیں کہ پلیز وہ چیزیں آپ اسمبلی کے ساتھ شئیر کریں تا کہ ہم ان میں Input دے سکیں۔

جناب سپیکر: Time is short because یہ ڈیبیٹ میں جا رہا ہے، میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں، بس یہ باتیں نہ ختم ہونے والی ہیں Because you people are insisting کہ ہم نے اس کو پاس کرنا ہے، They are insisting کہ اس میں ہمیں Further وہ ٹائم چاہیئے، منسٹر لاء نے کہہ دیا کہ اس کو وہ کریں۔

وزیر اطلاعات: ایک چیز کی وضاحت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: یہ جو زیادہ وہ بن رہا ہے، میرے خیال سے یہ ہے کہ وہاں چونکہ ٹیکس فری زون ہے تو میں ان کو اس فلور آف دی ہاؤس یقین دلاتا ہوں کہ وہ ٹیکس فری رہے گا۔

جناب سپیکر: یہ بات تو ہو چکی ہے But they do not agree with that ظفر اعظم صاحب واپس لے لیں میرے خیال میں Smoothly کام چلے۔

جناب ظفر اعظم: دیکھیں جی، میں آپ کی وہ-----

جناب سپیکر: دیکھیں، فنانس منسٹر نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ پھر اس کو آپ خلاء میں بھی نہیں چھوڑ سکتے اس ایریا کو، اور یہ پاس ہونے دیں، آپ Identify کر لیں، ہم امنڈ منٹس لے آتے ہیں بعد میں۔ جناب سپیکر: جی ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: میری گزارش یہ ہے کہ ہم تو ٹریژری بنچز والوں کے ساتھ بالکل تعاون کے لئے تیار ہیں اور آپ جس طرح حکم دیں، وہ تو ہمارے لئے آرڈر ہے لیکن بات دراصل یہ ہے کہ یہ نہ تو ہمیں ڈیٹیل دیتے ہیں اور نہ ہمیں کچھ اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ دے دیں گے، دیکھیں وہ کہتے ہیں کہ بڑے پیریڈ کی ڈیٹیلز ہیں۔

جناب ظفر اعظم: نہ دیں، یہ سارے قوانین لیں، جا کر ادھر PATA میں Implement کروالیں لیکن ہمیں پیریڈ بتا دیں کہ ایک سال کے لئے، میں نے تو صرف پیریڈ مانگی ہے کہ ایک سال کے لئے، بعد میں جو ہے، وہ فائدہ ہو گا، یہ پیریڈ نہیں دے رہے ہیں، پھر PATA اسی طرح چار پانچ اضلاع کے اندر وہ پستا رہے گا، پستا رہے گا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بات پیریڈ کی آپ چھوڑیں، اس کو اگر پاس کیا جاتا ہے نا، پھر آپ چیزیں لے آئیں، امنڈمنٹ کے طور پر لے آئیں، گورنمنٹ سے ڈسکس کر لیں گے، We will include، وہ اس پر Agree ابھی کر رہے ہیں، کچھ چیزیں ایسی ہیں تو وہ Include کر لیں گے اور اس میں سے نکال لیں گے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: اس میں سر! میں چونکہ ریکویسٹ یہی کر رہا ہوں کہ ٹائم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ظفر اعظم صاحب کوئی ریکویسٹ کر رہے ہیں تو وہ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، میں یہی بتا رہا ہوں، سر! ظفر اعظم صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں، میرے بڑے ہیں، لاء منسٹر رہ چکے ہیں اس صوبے کے، میرے لئے بہت زیادہ محترم ہیں لیکن سر! یہ چیزیں جو ہیں جس طرح فنانس منسٹر صاحب نے کہا، یہ اس وقت خلا میں ہیں، Legal cover نہیں ہے، ملاکنڈ کے لوگ یہ چاہ رہے ہیں کہ شرعی نظام عدل ہو، ملاکنڈ کے لوگ چاہ رہے ہیں کہ جو ان کو سپیشل مراعات دی گئی ہیں وہ

سپیشل مراعات ہوں، تو آپ کیوں پڑے ہوئے ہیں ملاکنڈ کے لوگوں کے پیچھے؟ اگر ان کو سپیشل مراعات ملی ہیں، ان کے لئے سپیشل قوانین ہیں جو ان کی مرضی سے دیئے گئے ہیں تو اگر وہ چاہتے ہیں تو آپ ان کو کیوں Legal cover نہیں دے رہے ہیں؟ یہ ایک خلا ہے اس Legal cover کو ہم نے کرنا ہے۔ سر! سال والی بات ہوئی تو میری ریکویسٹ ظفر اعظم صاحب سے یہی ہوگی، آپ کے توسط سے کہ سر! شرعی نظام عدل تو ملاکنڈ کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ سال تک نہیں وہ تو چاہ رہے ہیں کہ وہ آگے بھی ہوں لیکن اس میں کوئی قدغن نہیں ہے، اس ہاؤس میں جس طرح بات ہوئی، Presentation کیبنٹ کو بالکل دی گئی ہے لیکن یہ بات آخر میں ایک دفعہ پھر کلیئر کر رہا ہوں سر، کہ یہ ممکن نہیں ہے اتنے زیادہ بے شمار نوٹیفیکیشنز، اگر ایک بھی نوٹیفیکیشن رہ جائے اور پھر ملاکنڈ کے لوگوں کا نقصان ہو تو یہ ہم برداشت نہیں کر پائیں گے۔

جناب سپیکر: ظفر اعظم صاحب

وزیر قانون: اوپن ہے سر! اگر اس کے بعد کسی کے پاس بھی کوئی ایسی کوئی ریگولیشن ہے، کوئی ایسا قانون ہے جو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ٹھیک نہیں ہے، اس اسمبلی میں امنڈمنٹ کے تحت نہیں ہے، میں چیلنج کر رہا ہوں نہیں ہے، اگر ہے تو امنڈمنٹ کے تحت وہ لے آئیں، ہم دیکھیں گے کہ اگر ملاکنڈ کے لوگوں کے لئے بہتر ہے، میں اس کی کمٹمنٹ کرتا ہوں کہ حکومت اس کو پھر سپورٹ کرے گی۔

جناب سپیکر: ظفر اعظم صاحب! Last word، اس کے بعد جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! زما دا خیال دے چې منسټر لاء یو دا تاثر ورکوی چې ګنې اپوزیشن ممبران چې دی، هغوی د ملاکنډ ډویژن د مراعاتو خلاف دی، لاء منسټر صاحب خو د اسمبلئ نه پرائمری سکول جوړ کړے دے، تا په دې فلور آف دی هاؤس باندې Last time commitment نه وو کړے؟ دا بل ډیفر شوے ولې وو؟ دا په دې ډسکشن ډیفر شو چې دا کنفیوژن وو چې دا ته نن کومه لاء راوړې، دا ریګولیشنز څه دی، دا لاز څه دی، دا نوټیفیکشنز څه دی؟ تا کمټمنټ دلته کړے وو چې دا د ملاکنډ ډویژن ایم پی ایز چې دی، هغوی به کښینی، دا ډرافټ به برابروی او بیا به مونږه دلته راځو، آیا زه نن د دې لاء منسټر نه تپوس کومه چې ده خپل هغه کمټمنټ سر ته رسولے دے؟ ده خو ترینه پرائمری سکول

جوړ کړے دے، دا لاء منسټر دے د دې اسمبلئ کہ د پرائمری سکول استاد دے، دا لا څہ خبرہ شوہ؟

جناب سپیکر: بابک صاحب! وہ یہ-----

جناب سردار حسین: دا لا څہ خبرہ شوہ، جناب سپیکر! داسې نہ کیږي۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! ایک منٹ۔

جناب سردار حسین: دوئ ئې پاس کولې شی، دوئ ئې پاس کولې شی۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جو میں نے آپ سے پرائیویٹ میں بات کرنی تھی اور آپ کو یہی ایشورنس دینی تھی کہ کوئی بھی چیز اس کے اندر ایسی آپ نے Identify جس وقت بھی کی، ہم نکال دیں گے، تو وہی میں فلور آف دی ہاؤس پہ کر رہا ہوں، تو یہاں پر تو زیادہ اس کی Value بن گئی ہے۔

جناب سردار حسین: اس پر کیا اعتماد ہو سکتا ہے Last time جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس ہاؤس پر اعتماد کریں۔

جناب سردار حسین: نہیں نہیں، جناب سپیکر۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر!

جناب سردار حسین: یو منټ جی، جناب سپیکر! زما خو دا ریکویسټ دے چې Last time دوئ کمټمنټ کړے وو او چې دا د ملاکنډ ډویژن نور ایم پی ایز ئې ورسرہ منی، مونږہ بہ ئې Abstain کوؤ، صرف پہ دې وجہ چې زمونږ ریکویسټ دا دے چې دا بل راؤړہ چې دا اوګورو، زہ اوس هم دا خبرہ کوم چې پہ دې آړ کښې چې دا دوئ نہ منی مونږ سرہ، پہ ملاکنډ ډویژن کښې دوئ داسې څیزونہ نافذ کوی چې هغہ تر اوسہ پورې نشتہ، هغوی ټیکسز لګوی، لیګل کوریج ورکوی او چې دوئ مونږ سرہ فلور آف دی هاؤس باندې دا کمټمنټ کوی نو پہ دیکښې خو لس ورځې اولګیدلې، مونږ سرہ کښیناستل ولې نہ؟ جناب سپیکر! پکار دا وہ چې مونږہ ټول ناست وے یوہ ورځ، یوہ ګھنټہ ناست وے، منسټر صاحب دا خبرہ کوی ما سرہ چې کوم سړے ملاویدو هغوئی راسرہ ملاؤ شوی دی، چې کوم راسرہ نہ دی، ښہ تا سرہ بہ خلق ملاقات لہ راځی، دا خو د اسمبلئی بزنس دے، پکار دا دہ چې د دې د پارہ یو سپیشل کمیټی جوړہ شوی وے یا Informal دوئ د ملاکنډ

ډویژن ایم پی ایز راغوښتی وے او څان سره دوئ کښینولي وے په دې باندې، جناب سپیکر! هغوی سره اختیار دے خو د ملاکنډ ډویژن خلقو ته د دا پته وی چې مونږه په دې لیجسلیشن کښې برخه صرف په دې وجه نه اخلو چې حکومت په دې آر کښې هغه څیزونه ملاکنډ ډویژن ته راوستل غواړی کوم چې تر اوسه پورې نشته، باقې د دوئ اختیار دے۔

جناب سپیکر: تو میں اس کو ووٹ کے لئے Put کرتا ہوں،

The amendment has already moved by Mr. Zafar Azam, the motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now the question before the House is that the original Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 3 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill, Mr. Salahuddin, MPA, please move the amendment in Clause 4.

Mr. Salahuddin: Abstain.

Mr. Speaker: Abstained, means withdrawn, it means that has been withdrawn, now the question before the House is that the original Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 4 stands part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(صوبے کے زیر انتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات میں قوانین کا تسلسل مجریہ 2018)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Continuation of Laws Erstwhile Provincially Administered Tribal Areas Bill, 2018, may be passed.

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker, I beg to move that the Continuation of Laws in Erstwhile Provincially Administered

Tribal Areas of the Province of Khyber Pakhtunkhwa may be passed.

Mr. Sepaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Continuation of Laws in Erstwhile Provincially Administered Tribal Areas Bill, 2018 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن (تنسیخ) مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Sepaker: Item No. 10: The Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Repeal) Bill, 2018 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker, on behalf of the honourable Chief Minister, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Repeal) Bill, 2018 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Repeal) Bill, 2018 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. First amendment in Clause 5 of the Bill, Mr. Salahuddin, MPA, to please move. Mr. Salahuddin, MPA, to please move, abstain?

Mr. Salahuddin: Thank you Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause 5, in sub-clause (1), the words "not been initiated" the words "either been initiated or not" may be substituted.

Mr. Speaker Sir! If we look into that instead of reading all these long and lengthy things, there is no need of this, it can be just if we put "either or not", so we will not need the next, which is No. 2, sub- clause (2), we will not need that.

Mr. Speaker: Law Minister.

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): جناب سپیکر! یہ جو امنڈمنٹ انہوں نے موو کی ہے آنریبل ممبر نے، تو یہ ہے (1) 5 میں، اور یہ جہاں پر ہےNot been initiated shall stand transferred، مطلب جو کیسزInitiateہو چکے ہیں تو وہ انٹی کرپشن کو ٹرانسفر ہو رہے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں اس کی جگہ پر آجائے کہEither been initiated or notتو سر، اگر کوئی انکوائری یا Investigation initiateہوئی ہی نہیں ہے تو وہ تو ٹرانسفر پھر ہو ہی نہیں سکتے، تو سر! میں ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ It will not make any good legal sense اور وہ Withdraw کریں کیونکہ ابھی ایک چیزInitiateہوئی ہی نہیں ہے تو اس کو پھر کس طرح ہم ٹرانسفر کریں؟

Mr. Speaker: Honourable MPA, Salahuddin Sahib.

Mr. Salahuddin: Sir, they have given in No. 1, "Or all complaints received by the Ehtisab Commission on which inquiries, investigations have not been initiated". That's what it says, "Where investigations and inquiries have not been initiated". You have written this in No. 1, so why do we need this? یہی تو ہم کہہ رہے ہیں کہ یہ تو آپ نے لکھا ہے کہ "Those which have not been initiated" and then in sub-clause 2, (ii) they say, "investigation initiated by the Directorate of, Director General of Ehtisab", so if we just add these two things.

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! یہ جو آنریبل ممبر فرما رہے ہیں تو دوسری کلاز میں ویسے بھی وہ جو کہہ رہے ہیں، وہ سر! آگیا ہے، تو میرے خیال میں اس وقت ابھی اس کوAlterکرنا کیونکہ وہ جو چیز مانگ رہے ہیں، وہBasicallyاگر میں سمجھ رہا ہوں تو وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ دونوں کلازز ایک ہی کلاز میں آجائیں اور ہم نے دو کلازز میں دیا ہوا ہے تو سر! اس طرح کوئی فرق نہیں پڑتا، مطلب اس کو اسی طرح اگر پاس کیا جائے تو وہ زیادہ بہتر ہو گا۔

Mr. Speaker: Makes no difference. Salahuddin Sahib.

Mr. Salahuddin: I will still stress on that, instead of having this sub clause (ii), we can just do the same thing. It would mean the same thing as it is given in like in long and lengthy process. So, it will mean the same thing. So, I will still persist on removing No. (2), deleting No. (2).

Mr. Speaker: The Motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Mr. Salahuddin, MPA, to please move his amendment in Clause 5, sub-clause (ii) of the Bill.

Mr. Salahuddin: Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause 5, sub-clause (ii) may be deleted that it has already happened; now there is no need of it, as this has already taken effect.

Mr. Speaker: So withdraw?

Mr. Salahuddin: Yes, withdraw.

Mr. Speaker: Third amendment in Clause 5 of the Bill, Mr. Zafar Azam Sahib, MPA, to please move.

Mr. Zafar Azam: Sir, I like to move that in Clause 5, in sub- clause (ii) the word, "and shall be further required and investigated under the provision of the Prevention of Corruption Act, 1947"۔ سر! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج جمعہ کے دن اور آپ جیسے سپیکر کی سربراہی میں ہم ایک ایسا نظام کو Repeal کررہے ہیں جو کہ شرعی لحاظ سے جس کا ذکر نماز اور زکوٰۃ کے ساتھ آیا ہوا ہے، احیائے علوم کی رائے ہے اور فقہاء کی رائے کے مطابق سر احتساب کا نظام انہوں نے واجب قرار دیا ہوا ہے اور ان کی نظر میں احتسابی نظام جو ہے اگر کوئی اس کو فرض کفایہ بھی سمجھ لے تو گناہ نہیں ہے اور اس سے روگردانی والے گناہگار ہیں اور دیندار لوگوں کی پہچان ہے۔ سر، یہ صوبہ اور یہاں کے رہنے والے لوگ یہ احتسابی نظام ان کے دور میں بنا تھا 2014 میں، اگر اس میں کوئی غلطی یا کمی بیشی تھی تو کم از کم اس کو دور کرنا تھا، نہ کہ ایسا نظام جو کہ شریعت کے مطابق ہو، ہمارے رواج کے مطابق ہو، ایسے مقبول عام قوانین کو ختم کرنا،

میرے خیال میں ہماری گورنمنٹ پر، کیونکہ میں اپوزیشن والا ہوں لیکن گورنمنٹ میں آپ کے ساتھ ہوں، ہماری گورنمنٹ پر ایک بدنما داغ ہو گا۔ سر، یہ جو امنڈمنٹس میں نے لائی ہیں، اس میں بھی میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب والا! آپ کلاز 5 میں دیکھیں جی، یہاں پر اگر کوئی Initiative ہو چکا ہے، انکوائری ہو چکی ہے تو وہ انکوائری کورٹ میں جانی چاہیئے، نہ کہ اس کو انٹی کرپشن، سر انٹی کرپشن اگر اتنا فعال ادارہ تھا تو پھر احتساب کی 2014 میں لانے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ ہم 2018/2014 سے واپس جا کر 1961 کے قوانین میں جا کر وہاں پر ہم اپنی مشکلات کا حل ڈھونڈ رہے ہیں، اس سے Smell آ رہی ہے، تو میری عرض یہ تھی کہ جو انکوائری، جو انوسٹی گیشن ہو چکی ہے یا مکمل ہو چکی ہے یا پینڈنگ ہے، اس کو عدالت میں دیا جائے بجائے انٹی کرپشن کے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Law Minister, to respond, please.

<u>وزیر قانون:</u> سر، یہ جو کہہ رہے ہیں کہ 5(iii) میں، نہیں Sorry (ii) 5 میں جو Words وہ چاہ رہے ہیں کہ Delete ہو جائیں وہاں سے، تو سر Government can not support this amendment because اگر یہاں پر احتساب کمیشن Repeal ہو رہا ہے، مطلب ہے ختم ہو رہا ہے تو انٹی کرپشن کو یہ کیسز جانے ہیں تو سر، میں بہت معذرت کے ساتھ، میرے بڑے ہیں، مجھے اچھا تو نہیں لگتا لیکن چونکہ یہ ضرورت ہے کہ یہ کیسز انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کو پھر جانے ہیں تو اس وجہ سے This is important کہ (ii) 5 اس طرح رہے جس طرح اس بل میں آیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو پھر ریکویسٹ کریں۔

<u>وزیر قانون:</u> میں ریکویسٹ کر رہا ہوں سر! بڑے بھی ہیں میرے، بہت زیادہ آنریبل ہیں تو سر، اگر وہ Withdraw کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ظفر اعظم صاحب!

<u>جناب ظفر اعظم:</u> جناب سپیکر صاحب! ہمارے لاء منسٹر بڑے محنتی ہیں اور بڑا شریف بندہ ہے، میں اپنی امنڈمنٹ واپس کرتا ہوں، صرف اس وجہ سے احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں کہ وہ احتساب بل، احتساب کا نام ختم کرنے پر میں شمار نہ ہو جاؤں، تھینک یو سر، او کے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر! چونکہ Consideration Stage ہے، جناب سپیکر صاحب! آج یہ احتساب ایکٹ جو ہے اور احتساب کمیشن وہی حکومت ختم کر رہی ہے جس حکومت نے، Last tenure میں جناب سپیکر! آپ بھی موجود تھے، جب پچھلی حکومت احتساب ایکٹ لا رہی تھی تو ہم نے فلور آف دی ہاؤس کہا تھا کہ اسی صوبہ میں انٹی کرپشن کا ایک ادارہ موجود ہے نیب کے حوالے سے، پچھلے دور حکومت میں پچھلی حکومت کا یہ مؤقف تھا کہ نیب کا جو ادارہ ہے، یہ ریکارڈ پر ہے کہ وہ جانبدارانہ ادارہ ہے اور ہم غیر جانبدارانہ ادارہ بنا رہے ہیں۔ جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے فلور آف دی ہاؤس یہ کہا تھا کہ صوبے کے اندر Duplication نہیں ہونی چاہیئے، ایک ادارے کی موجودگی میں، ایک صوبائی ادارے کی موجودگی میں دوسرا صوبائی ادارہ نہیں ہونا چاہیئے، میں نے یہ بھی کہا تھا جناب سپیکر! کہ اگر انٹی کرپشن کے لاز میں کوئی کمزوریاں ہوں تو ان کو ختم کیا جائے، اگر اس کے اختیارات میں کوئی کمی ہو، تو اس کمی کو دور کیا جائے لیکن Duplication نہیں کی جائے، جناب سپیکر! لیکن آپ کو یاد ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور حکومت یہ دلائل دے رہے تھے کہ یہ ایک ایسا ادارہ ہو گا جو چوری کو پکڑے گا، چوروں کو پکڑے گا اور جو الفاظ وہ استعمال کرتے تھے میرے خیال میں وہ اسمبلی بزنس کا حصہ ہیں، جناب سپیکر! آج ظاہر ہے کل بھی حکومت کے پاس اختیار تھا اور آج بھی حکومت کے پاس اختیار ہے، کل بھی جب یہ لوگ یہ ایکٹ لا رہے تھے تو ہم مخالفت کر رہے تھے، آج بھی جب یہ لوگ یہ ایکٹ Repeal کر رہے ہیں تو ظاہر ہے ان کے پاس تعداد ہے لیکن جناب سپیکر! پوچھنا یہ ہے کہ پچھلے جتنے عرصے میں یہ کمیشن بنا، یہ پوچھنا چاہیئے کہ ایک ارب کے لگ بھگ اس پر اس غریب صوبے کے اخراجات ہوئے، ایک ارب کے لگ بھگ، جناب سپیکر! یہ پوچھنے کا تو ہمیں حق ہے کہ ذاتی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے یا ایک ایسا نقطہ نظر جس میں Collective Wisdom شامل نہ ہو، میرے خیال میں صوبے کے عوام کو بھگتنا پڑا، آج ایک ارب کے لگ بھگ اسی صوبے کا جو خرچہ اسی ایکٹ پر ہوا، اسی کمیشن پر ہوا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اختیارات کا ناجائز استعمال صرف اسی وجہ سے تھا کہ ان کی نظر میں کل یہ بات آئی تھی کہ احتساب کمیشن ہم بنائیں گے۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! آپ بات کو مختصر کرنے کی کوشش کریں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! مجھے تھوڑا تھوڑا، میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! یہ بہت بڑی زیادتی ہوگی، میں اسی لئے کہتا ہوں، ہم اسی لئے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جب ہم قانون سازی کرتے ہیں تو یہ Collective Wisdom کے ساتھ ہونی چاہیئے، جب ہم قانون سازی کرتے ہیں تو اس میں تمام سٹیک ہولڈرز کو 'آن بورڈ' لینا چاہیئے۔ جناب سپیکر! جب ہم قانون سازی کرتے ہیں تو پورے صوبے کے لئے بنا رہے ہیں، جناب سپیکر! جب ہم قانون سازی کرتے ہیں تو اس پر ٹائم لینا چاہیئے، اتنی جلدی میں جب قوانین بنتے ہیں تو یہی نتائج ہوتے ہیں کہ پھر Repeal کرتے ہیں، یہی نتائج ہوتے ہیں کہ جب کوئی قانون بنتا ہے تو چھ مہینے کے اندر اندر تیس تیس اور پچیس، پچیس ترامیم آتی ہیں۔ جناب سپیکر! پھر بھگتنا عوام کو ہوتا ہے، یہ کل بھی اس چیز کا کریڈٹ لے رہے تھے کہ سارے ملک میں ہم نے ایک علیحدہ احتساب کا قانون بنایا ہے اور یہ آج بھی یہ اعتراف کرلیں اور لاء منسٹر یہ وضاحت کر دیں کہ احتساب کمیشن کو اور احتساب ایکٹ کو یہ کیوں ختم کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر! ضرور یہ وضاحت ان کو قوم کے سامنے رکھنی چاہیئے، آیا واقعی ان لوگوں کا جو تجربہ تھا، اسی صوبے سے ان لوگوں نے جو تجربہ گاہ بنایا ہوا ہے، یہ جو ان کا یہ تجربہ تھا، یہ اعتراف فلور آف دی ہاؤس کرلیں ساری قوم کے سامنے کہ یہ ناکام ہوگئے ہیں اور یہ ایک ناکام تجربہ تھا، اس ناکامی کی وجہ سے ہی آج یہ لوگ اسی بل کو یا اسی ایکٹ کو Repeal کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو بابک صاحب۔ چونکہ ممبر صاحب بائیکاٹ کر گئے ہیں، So amendment is dropped. Fourth Amendment in Clause 5 of the Bill, Mr. Salahuddin, MPA, please, Clause 5, sub-clause (iii) and (iv).

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 5, the existing sub-clause (iii) and (iv) may be re-numbered as sub-clauses (i), (ii) and (iii) respectively, thereafter in the sub-clause (iii), so re-numbered, for the word, "those", the words, "Service matter appeal" may be substituted. یہ پہلے جو دو ہیں، وہ پہلے ہی سے

I would like to say that the words "Service matter", Adopt ہو چکی ہیں تو instead of "those" the "Service matter" appeal-----

جناب سپیکر: یہ Already defective ہو گئی ہے، چونکہ پہلے دو تو ہو گئی ہیں ویسے، Law Minister Sahib! You agree، یہ Defective ہو گئی ہے۔

وزیر قانون: نہیں نہیں، سر! میں سمجھا نہیں سر!

جناب سپیکر: یہ والی امنڈمنٹ جو ہے۔

وزیر قانون: سر! وہ تو 'ری نمبرنگ' ہے صرف، اس میں اگر 'ری نمبرنگ' ہے تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

Mr. Salahuddin: This is actually the word "Those" should be substituted with the words "subject matter appeal".

وزیر قانون: سر! اگر وہ مقصد بتا دیں کہ کس مقصد کے لئے۔

جناب سپیکر: Partial amendment تو ان کی ٹھیک ہے، یہ 'ری نمبرنگ' والی، یہ غلط ہو گئی ہے، وہ پہلے ہو چکی ہے، وہ Recently-----

وزیر قانون: سر! 'ری نمبرنگ' تو ہو نہیں سکتی، کیونکہ وہ تو ڈراپ ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر: Partial amendment ان کی وہ اس کی ہے۔

وزیر قانون: لیکن سر! یہ جو مانگ رہے ہیں، آخر میں The word۔

جناب سپیکر: ہمارا ٹائم بہت کم ہے، جمعہ کا دن ہے، اور بزنس رہتا ہے، یہ جو امنڈمنٹس ہیں، یہ اگر Withdraw کر لیں سب ممبران، تو ہم آگے بڑھ جائیں گے۔

وزیر قانون: سر! میری بھی یہی ریکویسٹ ہے کہ اگر Withdraw کر دیں کیونکہ اس میں۔

جناب سپیکر: نماز کا ٹائم بھی ہے اور بیچ میں اور بزنس بھی کافی سارا ہے۔

وزیر قانون: ووٹنگ میں ہم نہیں جانا چاہ رہے ہیں، ہم چاہ رہے ہیں وہ Withdraw کر جائیں۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: I do, I do so.

جناب سپیکر: Thank you very much Salahuddin Sahib، ظفر اعظم صاحب Already چلے گئے ہیں، So وہ بھی Withdrawn ہے، اگلی بھی، سیکنڈ امنڈ منٹ بھی ظفر اعظم صاحب کی ہے۔

Minister for Law: Original Clause 5.

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 5 stands part of the Bill. And third amendment in Clause 6 of the Bill، صلاح الدین صاحب Withdraw کرلیں تو ہم آگے بڑھ جائیں گے۔

Mr. Salahuddin: I beg to move that in Clause 6, in paragraph (c), the existing proviso along with its sub-clauses (i), (ii), and (iii) may be deleted, because Sir, as I had been saying, as last time I spoke about it.

کہ ایک تو Surplus pool میں چلے جائیں گے، ان کے جو ایمپلا ئیز ہیں اور دوسرے کے لئے کمیٹی بنائی جائے گی، اگلے یہ جو رومن (i), (ii) اور (iii) ہیں، تو یہ اس لئے ہیں کہ ان کی سکروٹنی ہوگی Why the scrutiny was not done initially at the time when it should have happened? How they will taken in now if you are just relieving them and scrutinizing them, why?

Mr. Speaker: Law Minsiter, respond, please.

وزیر قانون: سر! یہ Basically امنڈ منٹ تو وہ مانگ رہے ہیں، تو سر! یہ سکروٹنی کی جو Proviso ہے، اس کے بارے کہہ رہے ہیں، ویسے تو یا وہ Services as surplus میں جائیں گے، اگر سرپلس میں نہیں جانا چاہتے تو Golden Handshake ان کو مل رہا ہے، تو سر یہ جو سکروٹنی ہے، This is important، کوئی بری بات نہیں ہے، اگر اب بھی کوئی سکروٹنی ہو رہی ہے تو Fairly ہو گی، اس میں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی، ٹرانسپرنسی ہو گی، تو میرے خیال میں سر! بری بات کوئی ہے نہیں، میں ریکویسٹ کروں گا کہ وہ Withdraw کریں سر!

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Sir, I would also request the Law Minister.
Mr. Speaker: It was autonomous body you know at that time

So, please withdraw this, وہ انہوں نے کیا تھا، تو گورنمنٹ کا اس میں ہاتھ ہی کوئی نہیں تھا they are requesting. .
Mr. Salahuddin: Okay, Sir.
Mr. Speaker: Thank you so much. Malik Zafar Azam Sahib has gone, now the question before the House is that the original Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 6 stands part of the Bill.

ظفر اعظم صاحب گئے، صلاح الدین صاحب، Clause 7۔

Mr. Salahuddin: I beg to move that in Clause 7, for the words 'Chief Minister', the words 'Chief Secretary', may be substituted.
Mr. Speaker: Law Minister.

وزیر قانون: تھوڑی سی میں صلاح الدین صاحب کی تعریف بھی کرتا ہوں لیکن سر! ریکویسٹ یہ ہے کہ تعریف کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر ایک کلاز میں وہ امنڈ منٹس لا رہے ہیں، میرے قابل احترام ہیں، آنر یبل ہیں لیکن سر! یہ اس میں چیف منسٹر، جتنی بھی امنڈ منٹس وہ پہلے لا چکے ہیں، تو اس میں ان کی یہی رائے تھی کہ بیوروکریسی کی جگہ 'الیکٹیڈ' بندہ ہونا چاہیئے، تو ادھر ہم نے آج چیف منسٹر ڈال دیا، ابھی وہ کہہ رہے ہیں کہ چیف سیکرٹری کو آپ ڈال دیں، تو سر! میں ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ وہ اس ہاؤس کے لیڈر آف دی ہاؤس ہیں، اگر وہ ہوں گے، وہ ہمارے لئے زیادہ قابل احترام ہیں، چیف سیکرٹری صاحب بھی قابل احترام ہیں لیکن ہم Prefer کریں گے کہ ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس یہاں پر رہیں تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Withdraw کریں۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب!

Mr. Salahuddin: I withdraw this one as well.
Mr. Speaker: Thank you very much. Now, the question before the House is that the original Clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 7 stands part of the Bill. Amendment in Clause 8. Mr. Salahuddin Sahib.

Mr. Salahuddin: Before saying this, even let me say that I will be sticking to this as a matter, if I lose or win, I will be sticking to this and that is because bar of jurisdiction, no court shall have jurisdiction to entertain any proceeding, grant any injunction or make any order in relation to anything done in good faith or purported to have been done or intended to be done under this Act.

سر! یہ تو اگر ہم اس طرح کر لیتے ہیں کہ کورٹ کی Jurisdiction یہ تو عدالتی قدغن ہو جائے گی کہ آپ کوئی کام کر لو اور اس کے اوپر بندہ کورٹ بھی نہ جا سکے، یہ تو عدالتی قدغن ہو جائے گی، پتہ نہیں اس کا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! یہ Basically اس کو Protect کرنے کے لئے یہ نہیں ہے کیونکہ کیسز تو سارے ٹرانسفر ہو جائیں گے انٹی کرپشن میں، تو وہاں پر تو اس کے مطابق آپ عدالت جا سکتے ہیں، یہ چونکہ احتساب ایکٹ تو Repeal ہو رہا ہے تو اس کو Protection دینے کے لئے تاکہ پھر Duplicity نہ ہو، ادھر بھی لوگ اس کو چیلنج کریں گے، انٹی کرپشن میں وہ کیسز جائیں گے، ادھر بھی لوگ چیلنج کریں گے، تو Duplicity ہو گی، اس کے لئے یہی مقصد تھا سر! سارے مان لئے آخری یہ ایک امنڈمنٹ رہ گئی ہے تو اگر یہ بھی مان جائیں تو I will be honourned اور یہ ہاؤس ان کا مشکور ہو گا اگر صلاح الدین صاحب Withdraw کر دیں۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Mr. Speaker Sir, I deem it very necessary, so I will stick to my point, actually this time-----

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now the question before the House is that the original Clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 8 stands part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن (تنسیخ) مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Repeal) Bill, 2018 may be passed.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of the honourable Chief Minister, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Repeal) Bill, 2018 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Repeal) Bill, 2018 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 15-2014 کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 12: Mr. Babar Saleem Sahib, MPA, member Public Accounts Committee, to please move for extension in time period, to present the report of the Public Accounts Committee on the account of General Accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa, for the year 2014-15, in the House. Honourable MPA, Mr. Babar Saleem Sahib.

Mr. Babar Saleem Swati: Thank you, honourable Speaker. I, on behalf of the honourable Chairman Public Accounts Committee, intend to move under rule 161 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for the presentation of the preliminary report of the Public Accounts Committee for the year 2014-15 may be extended till date. Thank you Sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in time period may be granted so that the report of the Committee to be presented in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in time period is granted.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 2014-15 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Babar Saleem , Member Public Accounts Committee, to please present the report of the Public Accounts Committee on Account of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2014-15 in the House.

Mr. Babar Saleem Swati: Thank you Mr. Speaker. Honourable Speaker, first of all I would like to congratulate you, all members of the Public Accounts Committee and staff of the PAC Cell of the Assembly Secretariat for taking keen interest in finalizing this report under your Chairmanship. Undoubtedly it is honour for PAC while taking a leading role in presenting its report before the House. The report of the Auditor General of Pakistan on the Accounts of the Khyber Pakhtunkhwa for the year 2014-15 was laid before the House on 15/6/2017 which was partially discussed by the earlier PAC. Out of the total 198 draft paras, 22 draft paras were discussed by the earlier PAC whereas the current PAC after its constitution on 16/11/2018 discussed 91 draft paras out of the remaining 176 draft paras in its five sittings held on 3rd, 4th, 5th, 6th, and 10th of December 2018 which is definitely a great achievement of the current Public Accounts Committee which examined such a large numbers of paras in a short span of time. I, on behalf of Chairman Public Accounts Committee intend to present the preliminary report of Public Accounts Committee for the year 2014-15 before the House, thank you Sir.

Mr. Speaker: It stands presented.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 2014-15 کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Babar Saleem Khan, member Public Accounts Committee, to please move that the report of Public Accounts Committee on the Account of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2014-15 may be adopted.

Mr. Babar Saleem Swati: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I, on behalf of the Chairman Public Accounts Committee intends to move that

the preliminary report of Public Accounts Committee for the year 2014-15 may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Public Accounts Committee on the Account of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2014-15 may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The report is adopted. I extended my thanks to the members of Public Accounts Committee who regularly participated in the meetings, give their inputs and made my job easier. I extend my commendation to the officers of the Public Accounts Committee for their support during the meetings entering efforts in compiling the data in the report form in a very short span of time. You know that the honourable members of the Public Accounts Committee, they have done comprehensive audit of different departments and impose some sort of recoveries and take some drastic decisions. In sha Allah we will do the same in future and we will try to make our Province a corruption free Province, In sha Allah.

میں Friends of Disabilities and Paraplegic کے نمائندوں کو پورے ہاؤس کے Behalf پر تشریف لانے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور ان کے جو کچھ مطالبات ہیں، میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں Concerned quarter تک ان شاء اللہ اس کو پہنچاؤں گا۔ جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

رسمی کارروائی

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی اور اس پورے ایوان کی توجہ ایک انتہائی، جو میرے حلقے میں ایک ظلم عظیم ہوا ہے، اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، 25 تاریخ شام تین بجے فریال بی بی ایک تین سالہ بچی کو اغواء کیا گیا اور 26 تاریخ صبح نو بجے اس کی لاش زیادتی کرنے کے بعد ایک نالے میں پھینک دی گئی۔ جناب سپیکر صاحب! آج چار دن ہونے کو ہیں اور ابھی تک اس کے ملزمان تک پولیس نہیں پہنچ سکی، میں صوبائی حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ ظلم عظیم ہے اور

دل ہلا دینے والا واقعہ ہوا ہے جناب سپیکر صاحب! مردان کی زینب کے بعد یہ دوسرا بڑا واقعہ کیالہ گاؤں حویلیاں میں رونما ہوا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ سپیکر صاحب! جو لوگ اس میں ملوث ہیں، انہیں فی الفور گرفتار کیا جائے اور ان کے خلاف دہشتگردی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرکے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ میں میڈیا سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس ظلم عظیم کو اٹھایا جائے اور چیف جسٹس آف پاکستان اس کا ازخود نوٹس لیں تاکہ آئندہ ایسے واقعات ہمارے صوبے میں نہ ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، میں پولیس کی کوئی اس طرح کی مخالفت نہیں کرتا، لیکن جناب سپیکر صاحب! پولیس نے بھی آج تین دنوں میں اپنی کارروائی جاری رکھی ہوئی ہے لیکن اس وقت تک ملزمان تک پولیس پہنچنے میں ناکام ہے، جناب سپیکر صاحب! آپ دیکھیں کہ کوئی بھی بندہ باہر سے اس گاؤں میں نہیں گیا ہے جس نے یہ واردات کی ہو اور اسی علاقے سے یہ واردات کرنے والا بندہ آج نہیں تو کل پکڑا جائے گا، مختلف ذرائع ہیں، مثالی پولیس ہے خیبر پختونخوا کی، چار دن گزر گئے ہیں، ابھی تک ملزموں تک پولیس نہیں پہنچ سکی۔ میں آپ کی وساطت سے صوبائی حکومت کو درخواست کرتا ہوں کہ فوری طور پر اس کیس کے واقعے کے اوپر ایکشن لیا جائے اور اس ظالم کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ جناب سپیکر صاحب! آپ بھی اسی ایبٹ آباد ضلع سے تعلق رکھتے ہیں، آج سے ڈیڑھ مہینہ پہلے اسی گاؤں میں پانچ قتل رجوعیہ چوکی میں، چوکی کے اندر پانچ لوگوں کو قتل کیا گیا پولیس چوکی کے اندر اور تین بندے حویلیاں میں قتل ہوئے، یہ مہینے ڈیڑھ مہینے کے واقعات ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ایک وقت ایسا تھا ہم چھوٹے تھے سکول میں پڑھتے تھے، جب کوئی کانسٹیبل کسی گاؤں میں چلا جاتا تھا تو سارا گاؤں الرٹ ہو جاتا تھا کہ کانسٹیبل آ گیا ہے، تو جناب سپیکر صاحب! یہ عوام کو اگر اس طریقے سے ان کے حال پر چھوڑا جائے گا تو کون ان کو تحفظ دے گا، کس طرح وہ لوگ حکومت کے اوپر اعتماد کریں گے؟ تو یہ جو واقعہ ہوا ہے، میں اس پر سمجھتا ہوں کہ آپ خود بھی، آپکا ٹویٹ میں نے پڑھا ہے اور پوری صوبائی حکومت کو اس کے اوپر سخت نوٹس لینا چاہیئے اور فی الفور فریال بچی بی بی کے قاتلوں کو گرفتار کرکے ان کے خلاف دہشتگردی ایکٹ لگا کر قرار واقعی سزا انہیں دی جائے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب نذیر عباسی صاحب۔

جناب نذیر احمد عباسی: **بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ**۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے جس واقعے کی نشاندہی کی ہے، یہ کسی ایک علاقے یا کسی ایک حلقے سے تعلق نہیں رکھتا، یہ المناک واقعہ یا یہ شرم ناک واقعہ میں سمجھتا ہوں ہمارے لئے شرمندگی کا باعث ہے، اس پورے معاشرے میں کہ اس طرح کے درندے، اس طرح کی واردات کرتے ہیں جو پہلے بھی ایک آدھ زینب بی بی کا وہ ایک معاملہ ہوا تھا تو ان کا پولیس پر تو اعتماد ہے لیکن میں یہاں تجویز کروں گا کہ دو چیزوں کو ہمیں کرنا چاہیئے، کے پی حکومت کو، First of all، یہ کہ اس پارلیمان سے ایک کمیٹی بنائی جائے کہ Supervise کرے اس سارے کیس کو، کہ کس طرح وہ جلد سے جلد ہو سکتا ہے، آپ لوگ کمیٹی مقرر کریں جو صرف اس واقعے کو دیکھے، جب تک یہ کورٹ تک نہیں جاتا، اور یقیناً ملزم پکڑے جائیں گے ان شاء اللہ، ڈی این اے ٹیسٹ ہو رہے ہیں، باقی چیزیں ہو رہی ہیں لیکن پراسیس کو تھوڑا تیز کرنے کی ضرورت ہے، لوگ بے چین ہیں، چونکہ یہ واقعہ اس نوعیت کا ہے کہ یہاں بے چینی پائی جاتی ہے، معاشرے میں لوگ اپنے آپ کو غیر محفوظ محسوس کرتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کی، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس بے چینی کو، اس عدم تحفظ کو جو ہے، اس کو یقینی بنائیں، اس کے لئے ایک تو ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے، آپ اس کے لئے حکم دیں اور دوسرا میں یہ کہتا ہوں جب یہ کیس کورٹ میں جائے تو گورنمنٹ اس کیس کی فریق بنے، چونکہ وہ ایک غریب آدمی ہے، شاید اس کے پاس یہ وسائل نہیں ہوں گے کہ وہ عدالتوں میں جا کے کورٹ کے مہنگے وکیل رکھ سکے، تو یہ دو چیزیں ہیں اس کو میرے خیال میں کرنی چاہیئے اور میں اس ایوان سے گزارش کروں گا، چونکہ یہ واقعہ کسی ایک علاقے سے تعلق نہیں رکھتا، یہ کے پی کے اندر ہوا ہے، پاکستان کے اندر ہوا ہے اور اس طرح کے واقعات میں ہم سب کو اکٹھے ہو کے اس طرح کی جو گندگی ہے یا اس طرح کا جو میں اس کا ذکر کرتے ہوئے مجھے شرم آ رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ابھی یہاں پر اگر کمیٹی اناؤنس ہو جاتی ہے، یہ اس سارے واقعے کو دیکھے اور اس کی رپورٹ بھی، جس کی بھی سربراہی میں ہو ایک کمیٹی بنا دیں تا کہ یہ بہت بڑا واقعہ ہے، اس کو میرے خیال میں Light mood میں نہیں لینا چاہیئے۔ بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی لائق محمد خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر صاحب! یہ جو پولیس چوکی والا واقعہ ہوا ہے، اگر چھ لوگ بیس دن پہلے، پچیس دن پہلے پولیس چوکی میں نہ مارے جاتے، قانون حرکت میں آتا، وہ لوگ گرفتار ہوتے جنہوں نے پولیس چوکی میں دن دیہاڑے آکے چھ آدمیوں کا Murder کیا اور تین آدمیوں کو زخمی کیا اور دکھ کی بات یہ ہے کہ اس میں تین سگے بھائی Murder ہوئے اور آج صبح اس کمزوری کو استعمال کرتے ہوئے لوگوں نے آج صبح ایک لڑکے کو حویلیاں بالکل کچہری اور تھانے کے ساتھ پولیس کے سامنے آج صبح نو بجے اس کا Murder کیا ہے اور ایک ہوائی فائر، ہماری جو کے پی کی مثال والی پولیس ہے، وہ پولیس کھڑی تھی، ایک ہوائی فائر بھی نہیں ہوا، ایک ہوائی فائر، دو لوگ آرام سے آئے اس لڑکے خرم کو، ملک خرم کو Murder کر کے، آپ بھی اس کو جانتے ہیں، چونکہ آپ کا تعلق بھی اسی ضلع سے ہے اور اس کا تعلق مسلم لیگ نون سے ہے، کسی پارٹی سے، پارٹی کو چھوڑ دیں اور مار کر چلے گئے، یہ ہمارے ہزارہ ڈویژن کی پوزیشن جا رہی ہے، آپ خود ہی اس پر سوچ لیں کہ کیا ہوگا؟ شکریہ۔

Mr. Speaker: Minister for information.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر! یہ واقعہ انتہائی افسوسناک ہے اس پر کسی قسم کی میرے خیال سے نہ ہم کوئی سیاست کرنا چاہتے ہیں، یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس پر فوراً وزیر اعلیٰ صاحب نے نوٹس لے لیا اور ڈی آئی جی سے رپورٹ بھی مانگی اور اس کی فرانزک رپورٹ بھیجی گئی ہے اور ان شاءاللہ جیسے ہی وہ رپورٹ آئے گی، آپ کو پتہ ہے کہ اس طرح کے واقعات تو ہو جاتے ہیں تو لوگوں کا جو اشتعال ہوتا ہے، جو تکلیف ہوتی ہے لوگوں کو، ہمیں بھی تکلیف ہوتی ہے، ہمارے بھی بچے ہیں، یہ ایسا ہے کہ اس میں ہم کسی قسم کی نہ تو ملزمان کو کوئی Protection دینا چاہتے ہیں، ہر صورت میں ان کو گرفتار کیا جائے گا ان شاءاللہ، یہ یقین دلاتے ہیں حکومت کی طرف سے اور یہ جو ہم فوراً کہتے ہیں کہ جی پولیس نظام ناکام ہو گیا، یہ پندرہ بیس سالوں سے آپ کو پتہ ہے کہ دہشتگردی رہی ہے، پولیس کی بڑی قربانیاں ہیں، ہمیں یکدم ان کی قربانیوں کو وہ نہیں کرنا چاہیئے، ہمیں اپنی پولیس پر فخر ہونا چاہیئے، زینب کا کیس سب کے سامنے ہے، مردان میں جو واقعہ ہوا، ایک خون کے قطرے سے انہوں نے ملزم تک رسائی کی، پکڑا، اب اگر اسی طرح ہم پکڑنے شروع ہو جائیں تو وہ اچھا نہیں ہوگا، جب تک ایک انوسٹی گیشن نہیں ہوتی اور ہماری پولیس پروفیشنل پولیس ہے اور ہمیں امید ہے ان شاء اللہ تعالیٰ کہ یہ ملزمان گرفتار ہوں گے، جو

متاثرہ خاندان ہے ان کو ان شاء اللہ انصاف ملے گا، یہ فلور آف دی ہاؤس یقین دہانی ہے اور انشاءاللہ میں خود کل جارہا ہوں وہاں، میں ریکویسٹ کروں گا، جو بھی ہمارے ممبران ہیں، اس حلقے کے ہیں، اگر وہ میرے ساتھ چلنا چاہتے ہیں تو مجھے خوشی ہوگی، ہم جائیں گے اور جو فیملی ہے، ان سے ہم اظہار ہمدردی بھی کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو انصاف بھی دلائیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب! آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): نوازش سپیکر صاحب! یہ جو فریال عباسی کی جو بات کی گئی ہے، یہ چھوٹی سی بچی تھی اور بہت ہی دکھی واقعہ ہوا، اخبار ہاتھ میں لیکر میں نے اس کو پڑھنا چھوڑ دیا کیونکہ اتنا دکھ آرہا تھا کہ اس میں کیسے ہم یہ برداشت کریں اور یہ کیسی درندگی ہے اور کیسے درندہ صفت لوگ ہمارے معاشرے میں بس رہ رہے ہیں؟ تو جہاں تک اس واقعے کے بعد کی بات ہے تو اس وقت میرے علم میں یہ بات ہے کہ ڈی پی او بھی موقع پر چلا گیا اور ایس پی صاحبہ بھی موقع پر گئی اور انہوں نے ہسپتال میں اس کا معائنہ بھی کیا اور جتنا میڈیکل تھا وہ سب اپنے سامنے کرایا، اس میں بہت سارے لوگوں کو انہوں نے گرفتار بھی کرلیا ہے، اس وقت وہ Interrogate کر رہے ہیں ان لوگوں کو، تو اس تک پہنچ جائیں گے۔ جہاں تک یہ دوسرا جو واقعہ ہوا ہے، چوکی والا، اس کی بھی ہم مذمت کرتے ہیں، لوگوں کی آپس میں ذاتی دشمنی تھی، بڑی بری بات ہوئی کہ جو بھی انہوں نے ملک خرم والی بات کی ہے، یہ مسئلے جو ہیں ان سب کو Condemn کرتے ہیں اور ان کی مذمت کرتے ہیں اور پولیس کا جو مسئلہ ہے، پولیس کا Role اپنی جگہ، یہ فریال عباسی کی جگہ بہت Active رہی ہے اور ڈی پی او اور ایس پی صاحبہ خود موقع پر اور پھر ہسپتال میں وہ ساتھ ہی رہے ہیں، میڈیکل بورڈ وغیرہ انہوں نے خود لیا ہے اور پورے نمونے وغیرہ لے رہے ہیں اور پھر بہت سارے لوگوں کو اس میں انہوں نے گرفتار بھی کیا ہے جی۔

جناب سپیکر: میں اس میں عرض کروں کہ پہلے دن سے میرا اپنا بھی پولیس کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے، دن میں دو تین دفعہ ڈی پی او سے میرا رابطہ ہوتا ہے اور جیسے شوکت علی یوسفزئی صاحب نے بتایا ڈی این اے ٹیسٹ ہو رہے ہیں، پورے گاؤں کے ٹیسٹ ہو رہے ہیں اس علاقے میں، چونکہ یہی سوچا جارہا ہے کہ ملزم جیسے انہوں نے بھی کہا کہ باہر سے نہیں آیا وہیں Surrounding area سے ہے اور یہ ایک ایسا

بد نما داغ لگ گیا ہے اس پوری سوسائٹی کے اوپر کہ جس میں اس طرح کے معصوم بچوں کے ساتھ بھی اتنا مجرمانہ فعل کرنا اور ان کو قتل کرنا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ایوان کی ذمہ داری ہے کہ اس کے لئے کوئی ایسی لیجسلیشن لے کے آئے گورنمنٹ اور اپوزیشن مل کے تاکہ اس نوعیت کے جو مجرم ہیں، ان پر دہشتگردی کے مقدمات چلیں اور سرعام ان کی Punishment ہو تاکہ یہ نشان عبرت بن سکیں گے۔ کل شوکت علی یوسفزئی صاحب بھی جا رہے ہیں اور آج میں جا رہا ہوں، آج میرا ٹائم ہے چار بجے، میں چاہوں گا نلوٹھا صاحب اگر اب فری ہیں تو ابھی میرے ساتھ جائیں تاکہ ہم اس فیملی میں اور لودھی صاحب! اگر آپ بھی فارغ ہیں تو چلے جائیں تاکہ ہم اس فیملی سے ملیں اور ڈی پی او بھی میرے ساتھ ہو گا تاکہ ساری Latest report ہم وہیں ان سے لیں گے اور ہم ان شاء اللہ اس طرح کے مجرموں کا صوبے میں کسی جگہ بھی ہو، قبر تک بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ پولیس پوری مستعدی کے ساتھ دن رات لگی ہوئی ہے، اکثر جب میری ڈی پی او سے بات ہوئی ہے تو وہ اسی تھانے کے حدود میں یا تھانے کے اندر سے بات کر رہے تھے میرے ساتھ، تو پولیس نے اپنی پوری Efforts اس کے اوپر کی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

<u>جناب سپیکر</u>: ایک اعلان ہے کہ ایم پی ایز ہاسٹل میں رہائش پذیر تمام اراکین اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہاسٹل میں ایم پی ایز صاحبان سے ان کے مہمانوں کی ملاقات کی سہولت کو مد نظر رکھ کر ان کے لئے ایک طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جس کے تحت ہاسٹل میں رہائش پذیر تمام ممبران اسمبلی سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اور اپنے پرسنل اسسٹنٹ کے موبائل نمبرز ہاسٹل کے کیئر ٹیکر کے آفس میں درج کرا دیں تاکہ ممبران صاحبان کے مہمانوں کی آمد کی پیشگی اطلاع گیٹ پر موجود اہلکاروں کو ان کے ٹیلیفون نمبرز یا موبائل سے موصول ہو سکے یا خط لکھ کر گیٹ پر بھیجا کریں تاکہ مہمانان گرامی کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے اور مہمانوں کا ڈیٹا بھی گیٹ پر درج ہو سکے۔

تحاریک التواء

<u>Mr. Speaker</u>: Mr. Khushdil Khan, MPA, to move his adjournment motion No. 335, in the House.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ پشاور 'بس ریپڈ ٹرانزٹ' بی آر ٹی کی منصوبہ بندی پر کئی سوالات اٹھ رہے ہیں، اس منصوبے کی لاگت 49 ارب روپے سے بڑھ کر 75 ارب روپے تک پہنچ چکی ہے، منصوبے کو چھ ماہ میں مکمل کیا جانا تھا لیکن ایک سال گزرنے کے بعد بھی تکمیل کے آثار نظر نہیں آتے ہشتنگری میں نو تعمیر شدہ ٹریک کو دوبارہ اکھاڑا جارہا ہے، اخباری اطلاعات کے مطابق نصب شدہ جنگلے چوری ہورہے ہیں، اس خطیر لاگت کے پراجیکٹ کی خراب منصوبہ بندی اور تعمیر فوری توجہ کی متقاضی ہے، ذمہ داروں کا تعین ہونا چاہیئے۔

سر! اگر آپ کو یاد ہے کہ پریویس ہماری Sitting میں ہماری اپوزیشن کی طرف سے درخواست بھی تھی اور التجا بھی تھی کہ چونکہ یہ ایک بہت بڑی منصوبہ ہے پشاور کے لئے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور اس کو بریفنگ دی جائے کہ اسی کا پی سی ون کیا ہے، ابتداء میں اس کی کتنی منظوری ہوئی تھی اور اس کے ٹھیکیدار کون ہیں تاکہ پارلیمنٹیرینز کو یہ پتہ چل جائے کہ پشاور میں اتنے بڑے منصوبے پر کام جاری ہے، کیا چیز ہے کیا نہیں ہے؟ کیونکہ اس منصوبے سے ہماری توقعات یہ تھیں کہ یہ منصوبہ ہمارے پشاور کے عوام کے لئے ایک اچھا منصوبہ ہوگا، اس سے لوگوں کو آنے جانے میں سہولت ملے گی لیکن یہ ابھی جو نظر آرہا ہے ایک تباہی کی طرف جارہا ہے، تمام تجارت بند ہیں، تجارت پیشہ لوگوں کی تجارت خراب ہوچکی ہے، سٹوڈنٹس کو تکلیف ہے، آپ لوگوں کو تکلیف ہے، بیماریاں پھیل رہی ہیں، ہمارا ماحول اس سے خراب ہوگیا ہے اور دوسری طرف یہ بھی ہے کہ ایک طرف انہوں نے یہ منصوبہ شروع کیا دوسری طرف جو میرا کوئسچن ہے جو ابھی تک پینڈنگ ہے، وزیر خزانہ صاحب تشریف لاچکے ہیں، پشاور کی Beautification پر، اب میں دیکھ رہا تھا کہ وہ One thousand million پشاور کی Beautification پر خرچ کررہے ہیں اور دوسری طرف دس ملین پشاور کی 'اپ لفٹ' سکیم پر خرچ کررہے ہیں، تو کیا یہ ان کو پتہ نہیں تھا، ان کی حکومت تھی، یہ سارے لوگ موجود تھے کہ ایک طرف یہ اتنا بڑا منصوبہ شروع کرنا چاہتے ہیں اور اس منصوبے سے بہت سی عمارات Demolish ہوں گی، مطلب ہے گرائے جائیں گی تو پھر کیا Beautification کی کیا ضرورت تھی؟ جب آپ کو پتہ ہے

کہ اس کمرے کو میں ختم کر رہا ہوں اور اس پر میں پیسے بھی لگا رہا ہوں تو کیا اس میں Good faith ہے یا Malafide ہے؟ لہٰذا میرا ہاؤس سے بھی اور آپ سے التماس ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور Department concerned کے جو لوگ ہیں، اتھارٹیز کو آپ کہہ دیں کہ وہ بیٹھ جائیں اور ہمیں بریف دے دیں، پشاور کے اور خاص کر ایم پی ایز کو جتنے پشاور کے ہیں، خواہ وہ اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں یا وہ ٹریژری بنچز سے تعلق رکھتے ہیں تاکہ ہم کو بھی پتہ چلے، کیونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کا پرسوں بیان آیا تھا کہ یہ مارچ میں کمپلیٹ ہو جائے گا تو مجھے تو نظر نہیں آرہا ہے کہ اس Current year یہ کمپلیٹ ہو جائے گا جو ہم دیکھتے ہیں جب ہم جاتے ہیں کیونکہ یہ ایک تو خیبر بازار جو ہے وہاں تو میرا جو چیمبر ہے Advocacy کا، اس کے سامنے تو سر بہت زیادہ تکلیف ہے، تو میری یہ ریکویسٹ ہے، حکومت سے بھی کہ ایک کمیٹی بنائے تاکہ ہم اس بڑے پراجیکٹ کو دیکھ لیں گے اور ان کے ساتھ ہم ڈسکس کر لیں کہ کہاں پر خرابی ہے، کیا وجہ ہے اتنا Delay ہو رہا ہے اور ابھی یہ بھی ہے کہ پہلے جب ان کو شروع کیا گیا تھا تو ان کی Approval بھی نہیں لی گئی تھی، یہ ابھی ابھی اس حکومت نے، مطلب ہے جو سنٹر کی حکومت آگئی، انہوں نے Approval لے لی تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ کوئی کمیٹی جس طرح پہلے بھی یہاں یہ بات ہوئی تھی کہ اب کمیٹی بنے گی اور پھر Department concerned ان کو بریف دے گا، تھینک یو، سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minister, to respond, please.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر! یہ چونکہ انہوں نے، Sorry میرے خیال میں لودھی صاحب بھی اس پر کہہ رہے تھے لیکن میرا یہی ہے کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ایک منٹ ٹھہر جائیں، یہ چونکہ Same ہے، ایک اور بھی ہے تو ایک ہی جواب دے دیں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! دونوں کا میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: لیکن ان کو پیش کرنے دے ناں۔

<u>وزیر قانون</u>: اچھا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Miss Rehana Ismail, MPA, to move her adjournment motion No. 36.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اسمبلی کی معمول کی کاروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ جس طرح بی آر ٹی منصوبے پر متواتر سے بات ہوتی آرہی ہے لیکن میں گزارش کروں گی کہ جس طرح شروع میں کہا گیا تھا کہ منصوبے کی تکمیل آئے گی تو بی آر ٹی ٹریک کے دائیں بائیں کی سڑکیں کھول دی جائیں گی اور پختہ کر دی جائیں گی اور ویگنیں اور بسیں روک دی جائیں گی، لہذا میری گزارش یہ ہے کہ سڑکیں ہموار ہیں اور کھول دی گئی ہیں جبکہ بسیں اور ویگن اب خود رش کی وجہ سے چلنا بند ہو گئی ہیں، لہذا اب کونسا ایسا طریقہ کیا جائے جس سے شہر کے رش اور بے ہنگم ٹریفک کو سنبھالا جائے گا؟ روزنامہ 'مشرق' 18 دسمبر کے مطابق روزانہ ستر لاکھ گاڑیاں اس 'ون روٹ' شہر میں چلتی ہیں، کس طرح اور کیسے اس مسئلے کا حل ہو گا؟ میں گزارش کرتی ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب باقی مسائل بعد میں کریں اور مسلسل اس منصوبے کی پیروی کریں اور رش اور ٹریفک جام کا مسئلہ حل کرا کے عوام کو ذہنی اذیت سے نکالا جائے جناب سپیکر!۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Speaker: Law Minister, to respond, please.

وزیر قانون: دونوں ممبرز نے اپنی ایڈجرنمنٹ موشنز پیش کر دی ہیں سر! میں سپورٹ،

(قطع کلامی)

وزیر قانون: سن لے ناں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات ہو گئی ناں، وہ ساری چیز انہوں نے بھی کر دی۔

وزیر قانون: میں سپورٹ کرتا ہوں ان ایڈجرنمنٹ موشنز کو، آپ اس کو جب بھی رولز کے مطابق سمجھیں تو ڈیبیٹ کے لئے اس کو رکھ دیں، گورنمنٹ سپورٹ کر رہی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، منسٹر صاحب۔

جناب سپیکر: اس پر ڈیبیٹ ہو گی، آئٹم نمبر 7 کال اٹینشن، نگہت اورکزئی صاحبہ نہیں ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Sardar Aurangzeb Nalotha, to move his call attention notice No. 49, in the House.

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی اجازت سے ایک بات اور کرنا چاہتا ہوں، جو آج غالباً ایک ڈیڑھ ہفتے سے ایبٹ آباد کے اندر سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ ہے، ایبٹ آباد ویسے بھی ٹھنڈا علاقہ اور لوگ ٹھٹھر رہے ہیں تو میں حیران ہوں سپیکر صاحب! جب سے سوئی گیس ایبٹ آباد گئی ہے، کبھی لوڈشیڈنگ نہیں ہوئی ہے، یہ پہلی دفعہ ایبٹ آباد کے اندر پتہ نہیں کیسی تبدیلی آئی ہے، یہ تبدیلی کی وجہ سے یا کیا ہوا ہے؟ لیکن میں یہ گزارش کرتا ہوں سپیکر صاحب آپ سے، کہ ایبٹ آباد کے لوگ سڑکوں پر ہیں آج بھی وہ احتجاج کر رہے ہیں، کل بھی احتجاج تھا اور صبح پھر سارے ایبٹ آباد کے لوگوں نے احتجاج کا اعلان کیا ہوا ہے جناب سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Nalotha Sahib! Continue.

سردار اورنگزیب: لوگ سپیکر صاحب! آپ سے بھی گلہ کر رہے ہیں کہ سپیکر صاحب خود پشاور چلے گئے ہیں اور ہم یہاں پر اس پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں، تو میں گزارش کروں گا جناب سپیکر صاحب یہ جو گیس ہمارے صوبے کی ایبٹ آباد جاتی تھی کرک کی گیس، اس کا کنکشن ایبٹ آباد کی طرف سے روک دیا گیا اور اس کو اسلام آباد منتقل کر دیا گیا ہے، تو میں حیران ہوں سپیکر صاحب! صوبہ بھی ہمارا ہے، ایبٹ آباد بھی اس صوبے کا حصہ ہے، اگر نہیں بھی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلی دفعہ ایبٹ آباد میں اس طرح ہوا ہے، تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کے اوپر رولنگ بھی دیں اور فوری طور پر ایکشن لیں تاکہ ایبٹ آباد میں یہ سوئی گیس کی جو لوڈشیڈنگ ہو رہی ہیں، اس کو فی الفور ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر: ڈیڑھ بجے نماز بھی ہونی ہے، ٹائم شارٹ ہے اور اسی کے اوپر دو تین بندے اور بات کرنا چاہتے ہیں، یہ پورے صوبے کا ایشو ہے، اس وقت پورا صوبہ گیس کی بدترین لوڈشیڈنگ میں مبتلا ہے۔ شاہ داد خان، ایم پی اے، آپ بات کر لیں اسی موضوع پر، کوہاٹ سے۔

جناب شاہ داد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ مجھے اہم مفاد عامہ کے موضوع پر بحث کی اجازت دی ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ Low Gas Pressure کا مسئلہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، جیسا کہ سردار صاحب نے ذکر کیا کہ ایبٹ آباد میں گیس نہیں ہے، سردار صاحب تو کیا اس موضوع کے اوپر بولیں گے، میں کوہاٹ میں رہتے ہوئے گیس کی سہولت سے محروم ہوں اور اس سلسلے میں 24 دسمبر کو ہمارے علاقے لاچی کوہاٹ میں لوگوں نے اپنا ایک پرامن احتجاج ریکارڈ کرانا چاہا، تو اس

سلسلے میں لوگوں نے انڈس ہائی وے کو بلاک کیا اور انتظامیہ کی مداخلت سے وہ مسئلہ باہمی افہام و تفہیم کے ساتھ حل ہو گیا لیکن اگلے دن کیا ہوا؟ کہ میرے اور میرے ساتھیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرادی گئی، کیا یہ میرا آئینی حق نہیں ہے کہ میں عوام کے حقوق کے لئے اسمبلی میں لڑوں، روڈوں پر لڑوں؟ جناب! میں ابھی بھی اسمبلی میں آیا ہوں تو اپنا اور اپنے ساتھیوں کا بی بی اے کر کے یہاں میں پہنچا ہوں، آپ اس معزز ایوان کے کسٹوڈین ہیں اور میں بھی اس کا ایک معزز نمائندہ ہوں اور آپ اس سلسلے میں ضرور تحقیق کریں گے اور مجھے ضرور انصاف پہنچائیں گے، اور اس سلسلے میں پریس ریلیز، یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم کے ساتھ ختم ہو گیا تھا لیکن کوہاٹ پولیس نے پھر کیوں ایف آئی آر درج کرائی۔

جناب سپیکر: ظاہر شاہ طورو صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ: جناب سپیکر! میں بھی سوئی گیس کے حوالے سے جو کہ ایک اہم عوامی مسئلہ ہے، آپ کی توجہ اور اس ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ مردان میں سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ جو ہے وہ گزشتہ تین ہفتے سے چوبیس، چوبیس گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے اور اگر سوئی گیس جہاں کہیں پر آرہی ہے، وہاں پر دو بجے سے لے کر رات کو گیارہ بجے سے صبح پانچ بجے تک گیس آتی ہے، اس کے علاوہ باقی پورا دن گیس نہیں ہوتی، کل بھی مردان میں ایک بہت بڑا جلوس ایم ڈی کے آفس میں گیا ہے، وہاں پر جو جنرل مینجر ہے، اس کے آفس میں گیا ہے اور وہاں پر انہوں نے اس کا گھیراؤ بھی کیا تھا، تو یہ صورتحال جو آپ کو پتہ ہے جناب سپیکر! کہ سب سے زیادہ سوئی گیس 1000 mm CFD میں سب سے زیادہ حصہ 460 mm CFD وہ کے پی کے کا ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہمارے صوبے کے لئے گیس دستیاب نہیں ہے، ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ MD, SNGPL کو ادھر بلائیں، ان کے ساتھ آپ بھی بات کریں، اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں جو کہ ان کے ساتھ ملکر یہ بات ان کے ساتھ تفصیل سے کر کے اس کا حل نکالیں کہ یہ صوبہ سب سے زیادہ گیس پیدا کرتا ہے اور سب سے زیادہ لوڈشیڈنگ ادھر ہو رہی ہے ہمارے وزیراعظم اور ہمارے قائد جناب عمران خان صاحب نے سوئی گیس کے عملے کی اس طرز عمل کی وجہ سے ان کے خلاف مختلف اقدامات اٹھائے ہیں، ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے صوبے کا جو یہ

مسئلہ ہے، یہ لوڈشیڈنگ کا، اس کو اس اسمبلی کے فلور پر آپ ان کو بلا کر ان کے ساتھ بات کریں اور اس مسئلے کا حل تلاش کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: چونکہ یہ ایشو بڑا گھمبیر ہے اور پورے صوبے کا ہے، میں تو خود پشاور میں رہتا ہوں اور ایبٹ آباد والے میرے بہن بھائی سمجھتے ہیں کہ میں یہاں مزے میں ہوں، یہاں بھی کوئی گیس نہیں ہے، ایبٹ آباد میں نہیں ہے، مردان میں نہیں ہے، کوہاٹ میں نہیں ہے، ہر جگہ یہ ایشو ہے So on Monday میں طلب کرتا ہوں MD, SNGPL کو کہ وہ آئے ہمارے چیمبر میں اور آپ یہ جو موؤرز جتنے ہیں Plus anybody جو بھی ممبر اس میں Participate کرتا ہے، The Secretariat will inform you people، جو جو آنا چاہتے ہیں کہ Monday at what time they are ready to come over here, so یہاں ہم ان سے بات کریں گے کہ ہمارے ساتھ یہ صوبے میں کیوں اس طرح ہو رہا ہے کہ بچے بغیر بریک فاسٹ کے جا رہے ہیں سکولوں کو، صبح کوئی انتظام ہے ہی نہیں کسی کے پاس اس زمانے میں اور جو درخت کسی نے لگائے ہوئے ہیں، وہ بھی کاٹنے شروع ہو گئے ہیں So اس کے لئے ہمیں اس ایوان کو استعمال کرتے ہوئے سخت ہدایات ہم نے جاری کرنا ہوں گی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میری یہ قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! شکریہ، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Rule 240 کو Under rule 124 اگر آپ Relaxation دے دیں، یہ انتہائی اہم قرارداد ہے اور اگر آپ Rule relax کر دیں تو میں پیش کر دوں گا، دا دہ بجلئ پہ حوالہ دے، ڈیر ضروری دے۔

جناب سپیکر: آپ Rule relax کرنے کے لئے وہ کریں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! Under rule 124 اگر آپ Relax کر دیں Rule کو، یہ بجلی کے حوالے سے صوبے کی پن بجلی کا جو منافع ہے، ایک مشترکہ، متفقہ قرارداد ہے، تمام سیاسی جماعتوں کی حکومت اور اپوزیشن کی تو اگر آپ Rule relax کر دیں۔

جناب سپیکر: 240 Rule کے تحت 124 کو Relax کرنے کے لئے میں آپ کے سامنے ریزولیوشن پیش کرتا ہوں، Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

قرارداد

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر! وفاقی حکومت اور اس کے ماتحت ادارے صوبوں کو آئین کے آرٹیکل (2) 161 کے تحت پن بجلی کے خالص منافع کی رقم کی ادائیگی کی پابند ہے تاہم گزشتہ کئی دہائیوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ وفاقی حکومت اس سلسلے میں ادائیگی میں تاخیر کرتی ہے یا پورے منافع کی رقم کی ادائیگی نہیں کرتی۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی ایک مشترکہ قرارداد کے ذریعے وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ صوبے میں موجود واپڈا کے بجلی گھروں کے پن بجلی کے خالص منافع کی رقم کی ادائیگی اے جی این قاضی فارمولے کے تحت کی جائے جو کہ سی سی آئی کے فورم سے (1991، 1993، 1997، 1998، 2016، 2017، 24.04.2018 و 24.09.2018) منظور ہو چکی ہے تاکہ صوبہ معاشی ترقی کی راہ پہ گامزن ہو سکے۔

جناب سپیکر! یہ قرارداد حکومتی بنچوں کی طرف سے اور اپوزیشن کی ایک مشترکہ قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! آپ نام پڑھ لیں جن کی طرف سے ہیں۔

جناب سردار حسین: اوکے، جناب سپیکر! اس پر میں نے دستخط کیا ہے، سردار حسین بابک، اے این پی کی طرف سے، شاہ داد خان جے یو آئی (ف) کی طرف سے، سردار خان مسلم لیگ (نون) کی طرف سے، مفتی عبید الرحمان مسلم لیگ (ق) کی طرف سے، ہمارے اقلیتی بھائی روی کمار نے بھی اس پر دستخط کئے ہیں، منسٹر لاء سلطان محمد خان نے بھی اس پر دستخط کئے ہیں اور منسٹر انفارمیشن شوکت علی یوسفزئی صاحب نے بھی اس پر دستخط کئے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the joint resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

"In exercise of the powers conferred by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Shah Farman, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Friday, the 28th December 2018, on completion of its business fixed for the day, till such date as may hereafter be fixed".

گورنر خیبر پختونخوا کے فرمان کی رو سے اجلاس کو غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)